اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (نویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعرات مورخہ 14رمئی 2026ء بمطابق ۲۶ ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	18
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	50
5	رخصت کی درخواستیں۔	57
6	قرارداد نمبر 83۔	57
7	مشترکہ قرارداد نمبر 84۔	64
8	قاعدہ 24 کے تحت سرکاری مسودات قانون کا پیش و منظور کیا جانا۔	66
9	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	71

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 9

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب عبدالسلام ریکی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعرات مورخہ 14 رمئی 2026ء بمطابق ۲۶ ذیقعد ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 4:00 بجے زیرِ صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ط لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ج رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ج رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَ اعۡفُ عَنَّا وقفۃ وَ اغۡفِرۡ لَنَا وقفۃ وَ ارۡحَمۡنَا وقفۃ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ۲۸۶ ع

﴿ پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۸۶ ﴾

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر جس قدر اُس کی گنجائش ہے اُسی کو ملتا ہے جو اُس نے کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر اے رب ہمارے اور نہ اُٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں اور درگزر کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر تُو ہی ہمارا رب ہے مدد کر ہماری کافروں پر۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ ۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔اِن کے مائیک آن کریں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! چار جوان ایک میجر سمیت شہید ہوگئے ہیں اُن کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی اور کوئی نہیں ہے فاتحہ خوانی کے لیے۔جی مولوی آئیں دُعا کریں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُ الْعَظِیْم. اِس سے پہلے کے ہم کارروائی کا آغاز کریں آپ میرے especially طور پر جو ہمارے حکومتی ارکان ہیں اُن سے گزارش ہے کہ ہماری اسمبلی کا جو ایجنڈا ہے وہ ہمیشہ disturb ہو جاتا ہے وہ اِس وجہ سے کہ ہماری اپوزیشن کے اراکین کہتے ہیں کہ سرا یجنڈا بعد میں چلائیں پہلے ہمیں سُنیں ،حکومتی ارکان جب سارے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں پھر ہم اپنا پوائنٹ کس کو سُنائیں کون سُنے گا ؟ کس کے نوٹس میں آئے گا! تو آپ سب سے میری گزارش ہے کہ مہربانی کر کے سیشن کو end تک attend کریں خاص کر treasury benches اور اپوزیشن کی جو بھی queries ہوتی ہیں اُن کو سُنیں ، باقی اُس کا حل کیسے نکلتا ہے کون نکالتا ہے وہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہے۔ یہ میری ایک گزارش ہے آپ مہربانی کر کے اِس پر پابندی کے ساتھ عمل کریں۔ جی one by one،one by one۔ جی صادق عمرانی صاحب۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ۔ جناب اسپیکر! بالکل آپ کی تجویز صحیح ہے تمام پارٹی کے دوستوں سے ہم بھی کہتے ہیں کہ اپوزیشن کے جو سوال وجواب یا public interest کے جو matter ہیں اُس سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو یہاں موجود رہنا چاہیے۔ جناب اسپیکر! سب سے بڑا مسئلہ ہمیں بھی پارلیمانی پارٹی کو حکومتی پارٹی کو بھی درپیش ہے، وہ آپ کے نوٹس میں لاتے ہیں اور چیف منسٹر صاحب کے بھی نوٹس میں۔اَب حکومت یا حکومتی ذمہ دار جو بیٹھے ہیں جب بھی کوئی فیصلہ کرتے ہیں public interest میں ہے یہاں کہا جاتا ہے اپوزیشن والے کرپشن یا دوسرے issues جب اُٹھاتے ہیں عوامی مفاد میں یا MPAs متعلقہ حلقوں کے MPAs کی recommendations جب آتی ہیں posting/transfer کی تو کورٹ سے حکم امتناعی آجاتا ہے تو اہمیت ہی ختم۔ وہ اُسی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے میں اسمبلی کے فلور پر یہاں آج اگر ہم treasury benches پر بیٹھے ہیں کل پہلے ہم اپوزیشن میں تھے سامنے جہاں اسد بلوچ صاحب بیٹھے ہیں میں

وہیں بیٹھتا تھا۔ یہ تو change ہوتا ہے یہ اِس ایوان میں آج حکومتی ارکان ہیں کل اپوزیشن میں بھی ہو سکتے ہیں کل اپوزیشن والے حکومت میں ہو سکتے ہیں لیکن ایسا ہمیں پھر قانون پاس کرنا چاہیے کہ اگر ہم وزیر ہیں MPA ہیں تو اِس ایوان کے ہیں، ایوان نے elect کیا ہے ایک گریڈ 17 کا tribunal کا چیئرمین ہے وہ حکم امتناعی دے دیتا ہے آپ فارغ۔ وہ بیٹھا پھر نہ سیکرٹری کا مانتا ہے نہ چیف سیکرٹری کا نہ چیف منسٹر کا نہ منسٹر کا۔ وہ ALL and ALL ہوتا ہے، اِس سلسلے میں ہماری تجویز ہے کہ ہم مشترکہ طور پر یا قرارداد پیش کریں یا ایک قانونی بل آپ کے اِس ایوان کے اسپیکر سب کے اسپیکر ہیں اِس ایوان کے اسپیکر ہیں اس میں رہنمائی کریں اور ہماری مدد کریں۔ جناب اسپیکر! وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہیں ہمارے صوبے میں اِس وقت حالت انتہائی خانہ جنگی کی ہے، انتہائی خانہ جنگی ہے حکومت اور دہشتگردوں کی جنگ ہے۔ یہ کھلے عام یہ سلسلہ شروع ہو چکا ہے آج بھی کئی علاقوں میں لڑائیاں چل رہی ہیں یہاں صوبے کے اندر تھانوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں تھانوں کا اسلحہ لوٹا جا رہا ہے مَیں سینئر صوبائی وزیر بھی ہوں پیپلز پارٹی کا پارلیمانی لیڈر ہوں پانچ حملے ہمارے گھر پر ہوئے بم کا دھماکہ ہوا، تین ٹیوب ویل ہمارے تھے اُن کے 90 شمسی پلیٹ لگے ہوئے تھے وہ توڑ دیئے، بیرون میں ہماری زمینیں ہیں خط پھینکے جاتے ہیں کہ یہ ٹاور بند کر دو یہ زمین آباد نہیں کرو ورنہ پھر آپ خود ذمہ دار ہیں۔ آئی جی کے پاس گئے چیف منسٹر کے پاس گئے وزیر داخلہ صاحب سے کہا، کچھ بھی نہیں ہوا۔ اِس طریقے سے اُن کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ جب آپ اپنی پارلیمنٹ کو اپنے سینئر وزیر کو تحفظ نہیں دے سکتے پھر اس ایوان میں بھی ہمیں بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں بائیکاٹ کروں اس پر آپ ہماری رہنمائی کریں۔ یہ سلسلہ آج شروع ہو گیا جھل مگسی ہمارا علاقہ ایک ہے وہاں حالتِ جنگ ہے۔ قبائلی طور پر یہ جنگ شروع ہو جائے گی مختلف علاقوں میں یہ جنگ پھیلتی جائے گی، جو اُن کے ہمدرد ہیں وہ بھی ہتھیار اُٹھائیں گے دوسری طرف سے بھی ہتھیار ہوں گے لوگ مریں گے تو یہ انتظامیہ یہ ریاست، اربوں روپے law & order پر آپ خرچ کر رہے ہیں لیکن کوئی law & order نہیں ہے اِس صوبے کے اندر۔ تو اِس سلسلے میں آپ فیصلہ کر لیں رائے دیں کیا کرنا چاہیے۔ جب آپ MPAs کو سینئر منسٹر کو بھی تحفظ نہیں دے سکتے سیکورٹی آپ نہیں دیتے سیکورٹی دو سپاہی دیتے ہیں اور کہتے ہیں گاڑی اپنی لے لو یہ تو نہیں ہے۔ پولیس آپ کی گُم ہے FC والے پانچ بجے کے بعد گھروں میں چلے جاتے ہیں، کیمپوں میں، آرمی والے ایک لڑ رہے ہیں صوبے کے اندر کب تک لڑیں گے؟ ہم چاہتے ہیں کہ یہ لڑائی ختم ہو، جنگ ختم ہو، اِس صوبے میں امن، ترقی، خوشحالی ہو۔ یہ ایک بہت بڑا اہم issue ہے ہم سب کا اور اِس پورے ایوان کا۔ وزیر داخلہ اِتنا سنجیدہ ہیں کہ بات بھی نہیں سنتے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں سُن رہے، سُن رہے ہیں آپ کی بات۔

وزیر محکمہ آبپاشی: اِتنی سنجیدگی کی بات ہے بہت اہم issue ہے, تو سنجیدگی سے سننا چاہیے۔ جناب اسپیکر! یہ بہت اہم سوال ہے ہم لوگ جتنے بھی نصیر آباد ڈویژن شروع ہوتا ہے آپ کا کولپور سے وہاں سے خضدار، وہاں سے ڈیرہ بگٹی، سب کا تاجر کا، زمیندار کا، گرمیوں میں لوگ آتے ہیں کوئٹہ کے لئے، یہ راستے بند ہیں آنا جانا نہیں ہے ہم یہاں سے جائیں کراچی، کراچی سے پھر flight لیں سکھر، سکھر سے پھر باہر روڈ دو گھنٹے میں اپنے حلقے میں پہنچتے ہیں۔ ہم تین گھنٹے میں یہاں سے اپنے علاقوں میں نہیں جاسکتے معزز رکن طارق مگسی صاحب بیٹھے ہیں یہ اپنے جھل مگسی نہیں جاسکتے ہیں، جب کراچی سے گھوم پھر کے پھر اپنے حلقے میں جائیں۔ خضدار روڈ آپ کا بند ہے کوئی آنا جانا نہیں ہے، ژوب بند ہے، صوبے کے یہ تین روڈز ہیں تینوں بند ہیں تو یہ ایک سنجیدہ سوال ہے سب کے لیے، پورے ایوان کے لیے اپوزیشن کے لیے ہمیں سب یہ کام چھوڑ کر اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اِس کا حل کیا ہے، مذاکرات ہیں یا جنگ ہے؟ دونوں صورت میں یا قبائلی میڑھ ہے کہ بابا چلو ایک جرگا بناتے ہیں سب چلتے ہیں جو جہاں ہے بھئی میڑھ آئے ہیں کہ صوبے پر رحم کرو۔ دونوں طرف سے اپنے لوگ مر رہے ہیں اور اِس لڑائی کو روکنے کی ضرورت ہے صوبے میں۔ اب تو بھتہ خوری شروع ہوگئی پورے صوبے کے اندر، خط، فون آرہا ہے کہ کل تک اتنے پیسے دے دو ورنہ پھر انجام دیکھ لیں گے تو اِس سلسلے میں یہ اہم issue ہے ابھی بھی آپ سے بات ہوئی ایوان کے سامنے بھی رکھا تو اِس سلسلے میں میں کہتا ہوں کہ تمام چیزوں کو چھوڑ کر کہ فلاں ہوا، فلاں ہوا ہے یہ اہم issue یہ قرارداد یں یہ چیزیں نہیں ہیں اِس صوبے کے امن کا ہے۔ مولانا سے بھی درخواست ہے اپوزیشن سے ڈاکٹر مالک سے تمام دوستوں سے کہ بھئی بلوچ مر رہے ہیں بلوچستان کے لوگ مر رہے ہیں، پشتون مر رہے ہیں، مرواؤ گے یا بچاؤ گے؟ اُس پر آپ سوچیں اور ایک متفقہ لائحہ عمل اپوزیشن اور گورنمنٹ کے اِدارے مل کے ایک فارمولے پر متفق ہوجائیں اور اُس پر کام کریں تا کہ صوبے کے اندر لوگوں کو تحفظ دے سکیں۔ شہر کے اندر آپ گھوم نہیں سکتے، صوبے کے اندر جا نہیں سکتے، حلقے میں جا نہیں سکتے، کل آپ کا ہمارے MNA اور فیڈرل منسٹر خالد مگسی کا بیان آپ نے سنا ہوگا پڑھا ہوگا کہ میرے ساتھ لاؤ لشکر نہیں ہے لاؤ لشکر ہوگا تو میں حلقے میں جاسکتا ہوں۔ جب MNA فیڈل منسٹر نہیں جاسکتے باقی پھر ادھر اُدھر گھوم سکتے ہیں۔ thank you sir!

جناب اسپیکر: thank you سر! سب سے پہلے تو سر! آپ کا ایک جو پہلا point تھا۔

وزیر محکمہ آبپاشی: دونوں issues پر سر! ہمیں رہنمائی دیں۔

جناب اسپیکر: مَیں آپ کو ایک وہ پہلا issue جو ہے ناں میں اُس کا آپ کو جواب دے دیتا ہوں وہ دوسرے پر Home Minister صاحب سے رائے لے لیتے ہیں۔ آپ نے amendment کی بات کی ہے تقریباً یقیناً اِس کے اندر جو سروس ٹربیونل وغیرہ تقریباً جو آپ کہہ رہے تھے کہ گورنمنٹ کے اِنتظامی معاملات میں مداخلت

ہو رہی ہے اُس میں طریقہ کار ہے اُس کا آپ کیبنٹ سے اِس چیز کو approve کریں آپ بحیثیت کیبنٹ ممبر یا بحیثیت گورنمنٹ ممبر آپ چیف جسٹس کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں اِس کو discuss کر سکتے ہیں یا پھر یہ ہے کہ آپ اِس کو سپریم جوڈیشل کونسل میں لے جائیں وہاں سے اِس پر dicision لیں۔ بصورت دیگر اگر آپ یہ نہیں کرنا چاہتے یا آپ کو تو کوئی نہیں ہے کہ آپ اِس پر آپ کو جو رزلٹ چاہیے وہ نہیں ملے گا تو آپ پھر جو سروس رولز ہیں اُس میں amendment کریں یہ آپ کے پاس اختیار ہے cabinet approve کرے لے آئیں اسمبلی میں یہاں سے پاس کروائیں automatically اُس میں amendment ہو جائے گی اور پھر وہ with the satisfaction of the گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ وہ چیزیں relate ہو جائیں گی۔ باقی یہ law and order کا issue ہے وہ بڑا ہی serious issue ہے آپ نے بڑے serious points اُٹھائے ہیں اور serious اور alarming اِس لیے ہے کہ گورنمنٹ کا ایک سینئر نمائندہ وہ گورنمنٹ کی ہی پرفارمنس کے خلاف اُس نے charge sheet پیش کی ہے تو مہربانی کر کے یہ اپنا minister for home آپ kindly تھوڑا update کریں کہ کیا کر رہے ہیں؟ کیا کرنے والے ہیں؟

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر داخلہ و جیل خانہ جات): اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ شکریہ جناب اسپیکر! معزز رکن اسمبلی نے جو امن و امان کے حوالے سے باتیں کیں۔ ظاہر ہے ہم سب بلوچستان کے رہنے والے ہیں بلوچستان کے لوگ ہیں law and order جتنی اچھی ہے یا جتنی بُری ہے سب کو معلوم ہے کہ law and order کس طرح ہے جس کی ہم اِس طرح تعریف نہیں کر سکتے کہ law and order اچھی ہے۔ اِس حوالے سے دہشت گرد پہلے تو اِنہوں نے سیکورٹی کے حوالے سے بات کی کہ سیکورٹی، اِس حوالے سے جناب اسپیکر! گورنمنٹ آف بلوچستان نے تمام MPAs کو تمام منسٹرز کو 8, 8 سیکورٹی گارڈز دیئے ہیں جو میرے خیال میں ایک بندے کے لیے کافی ہیں ایک رکن کے لیے۔ باقی معاملات بھی ہوتے ہیں سیکورٹی کے اِداروں کی جو سنبھالنا ہوتا ہے۔ اِس میں جناب اسپیکر! سیکورٹی فورسز کو جہاں معلومات ہوتی ہیں وہ intelligence based operation بھی کرتی ہیں وہ بڑے operations بھی کرتی ہیں وہ اپنی ڈیوٹی پر لگے ہوئے ہیں اور وہ results بھی دے رہے ہیں terrorist مارے بھی جا رہے ہیں terrorist پر attack بھی ہو رہا ہے لیکن اچھا MPAs کو 6 ملے اور منسٹرز کو 8 میرے خیال میں یہ نمبر ہے۔ تو جناب اعلیٰ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ فی الحال ہماری فورسز کو اور ہماری ریاست کو جو ایک problem ہو رہے ہیں کہ ہم اِدھر جو عوام کے نمائندے ہیں اِدھر بیٹھتے ہیں جو عوام کے چھوٹے چھوٹے issues ہیں اُن issues پر تو ہم شاید بات کرتے ہیں کہ یہ سوشل میڈیا میں آ جائے گا اور عوام اُن

سے خوش ہو جائیں گے لیکن یہ عوام کے نمائندے عوام کے وہ مسائل جن کی وجہ سے گورنمنٹ پر بالکل تنقید کرنی چاہیے، گورنمنٹ کی کارکردگی پر بالکل سوالات اُٹھنے چاہئیں لیکن بحیثیت معاشرہ بحیثیت political parties ہم نے کبھی بھی اُن terrorists کی مزمت نہیں کی ہے۔ ہم بحیثیت political parties، terrorists کے لیے بھی نرم گوشہ رکھتے ہیں جب گورنمنٹ اُن کے خلاف کوئی آپریشن کرتی ہے تو یہاں دس دس اراکین اسمبلی کھڑے ہو جاتے ہیں کہ فلاں جگہ پر آپریشن ہوا ہے فلاں جگہ پر لوگ مارے گئے ہیں لیکن جب کوئی terrorist جس طرح معزز اِدھر بہت سے اراکین ہوگئے ہیں جن کے ساتھ جن کے گھروں پر ہوگئے ہیں یا جن پر سامنے attack ہوا ہے اُن کے ساتھ غیر انسانی رویہ ہوا ہے اُس پر کسی اراکین اسمبلی نے نہ بات کی ہے اور نہ ہی اس کو امن وامان کا مسئلہ قرار دیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں گورنمنٹ اپنی ذمہ داری پر لگی ہوئی ہے، سیکورٹی فورسز اپنا کام سرانجام دے رہی ہیں بحیثیت معاشرہ اور بحیثیت پولیٹیکل پارٹی اور بحیثیت اراکین اسمبلی، ہم اپنی سیکورٹی فورسز کے ساتھ اور اِن دہشت گردوں کے خلاف اپنی حکومت کے ساتھ اُس طرح کھڑے نہیں ہیں جس سے حکومت کا اِن دہشت گردوں کے خلاف ایک narrative بن جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اِس میں تمام معاشرے کا ایک role ہے اور جس طرح اگر گورنمنٹ کے بھی کچھ weak points ہیں تو یہاں تمام اراکین کے بھی weak points ہیں پولیٹیکل پارٹیز کے بھی ہیں، سوشل جو ہماری سوسائٹی ہے، وکلا ہیں، علماء ہیں، جب تک یہ سب ایک page پر اِس terrorism کے خلاف گورنمنٹ کے ساتھ نہیں ہوں گے اِس طریقے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا کہ میرے گھر میں ایک چیز ہوگئی گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا، یا اِس روڈ پر کچھ ہو گیا ہم نے بحیثیت قوم کی، ایک معاشرے کے اپنی فورسز کے ساتھ اور اپنی ریاست کے ساتھ کھڑا ہونا ہوگا پھر ہم اِس کے نتیجے تک پہنچ سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ Honourable member نے بھی یہی کہا ہے کہ گورنمنٹ decide کر لے کہ آپ نے کوئی بات چیت کی طرف جانا ہے یا تو آپ نے use of force کی طرف جانا ہے۔

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات: جناب والا! دیکھیں گورنمنٹ کا سب سے پہلا point یہ ہے کہ تمام مسائل کا حل بات چیت میں ہے۔ تمام مسائل کا حل۔۔۔ (مداخلت) ایک منٹ میں اپنی بات کروں پھر آپ لوگ تسلی سے بات کریں اسمبلی چل رہی ہے۔ بات چیت، table talk ہم آپ کے اِدھر اِس فورم سے دعوت دیتے ہیں جو پاکستان کے framework کے اندر پاکستان میں رہتے ہوئے بلوچستان کے حقوق کے لیے جو بلوچستان کے حقوق پر ناانصافی ہو رہی ہے اُس کے لیے، پاکستان کے آئین کی حدود میں رہتے ہوئے آکے ہم سے جو بھی بات چیت کریگا اُس کو بات چیت کی دعوت ہے۔ جو دہشتگرد بندوق کے زور پر، اور پاکستان کو توڑنے کی بات کریگا اُس کے خلاف ہماری

ریاست ملک اور اِداروں نے جنگ کا فیصلہ کیا ہے۔thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you۔ایک منٹ ایک منٹ hold کریں۔اِسی پوائنٹ پر زمرک؟ اِسی پوائنٹ پر بولنا چاہتے ہیں؟ جی پلیز۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب! صادق عمرانی صاحب نے جو بات کی حقیقت میں آپ نے خود اُس کی تھوڑی سی وضاحت کی کہ گورنمنٹ کا منسٹر خود law and order کے حوالے سے بات کر رہا ہے۔اور یہاں ہمارے جو وزیر داخلہ صاحب بات کو کسی اور طرف لے گئے۔ یہ ہمارے پر attack ہو رہا ہے کہ جی اس نے ہم لوگوں کو address کیا نہ آپ بیان دے رہے ہیں آپ law and order کو focus نہیں کر رہے ہیں آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں اس حوالے سے law and order آج کی بات نہیں ہے بلوچستان میں 75 years سے یہی محرومیاں چل رہی ہیں اور یہی law and order کی situation ہے۔آج ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے یہی بات ہم کر رہے تھے کہ پاکستان کی آبادی 25 کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔بلوچستان کی کتنی ہے؟ کاغذوں میں ڈیڑھ کروڑ ہے ویسے شاید ایک کروڑ ہو اور ایک کروڑ آبادی کو ہم کیوں سنبھال نہیں سکتے ؟ سوال تو یہی ہے ناں؟ کہ ایک کروڑ آبادی کو نہیں سنبھال سکتے ہیں اور یہاں 23 کروڑ میں سے KP میں سب سے زیادہ وہاں بھی امن وامان کا مسئلہ ہے یہاں بھی امن وامان کا مسئلہ ہے لیکن کتنے سنتے ہیں آپ اِس پارلیمنٹ کے ممبران کو؟ ہم یہی بات آپ سے کہتے ہیں وزیر داخلہ صاحب ہم اِس پاکستان میں رہتے ہوئے جمہوری طریقے سے اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں خدانخواستہ ہم نے کبھی یہ بات نہیں کی کہ آپ پاکستان کو توڑ دیں یا پاکستان کو کمزور کریں لیکن پاکستان میں رہتے ہوئے چار بھائیوں کی حیثیت سے بلوچستان کو آپ چھوٹے بھائی کی حیثیت دے کے تو آپ یہاں کے ساحل وسائل کی جب ہم بات کرتے ہیں آپ نے اس چیز کو کتنا focus کیا ہے؟ کہ بلوچستان کے عوام کے حقوق اُن کو اُن کا حق وہاں انکی دہلیز پر پہنچنا چاہیے۔یہ بات یہ اختیار ہمارے پاس ہے اس اسمبلی کے پاس کتنے اختیارات آپ کے پاس ہیں کتنے اختیارات یہاں پی اینڈ ڈی کے پاس ہے کتنے اختیارات یہاں irrigation کے پاس ہیں؟ نہیں ہے اِن کے پاس اختیارات ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں فیصلے وفاق میں ہوتے ہیں ہمارے۔ہماری PSDP بھی وہاں پر بنتی ہے ہمارے law and order کی situation بھی وہاں بنتی ہے یہاں ہم صرف باتوں کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں ہم بات کر سکتے ہیں عمل درآمد نہیں ہوتا ہے۔الزام پھر اسمبلی کے ممبروں پر آتا ہے کہ جی آپ منتخب نمائندے ہیں ہم کتنے منتخب نمائندے ہیں؟ اُوپر سے بات آتی ہے ووٹ تو ہم نے آپ کو دیا ہے کس نے آپ کو کامیاب کیا ہے کس نے ہم کو کامیاب کیا ہے پھر یہ طعنے بھی ہمیں ملتے ہیں۔بابا چھوڑ دو اس پارلیمنٹ کو آپ اختیارات

تو دے دیں تو مسئلے حل ہونگے۔ہم تو یہاں تک محدود ہیں کہ ہم اپنے حق کی بات نہیں کر سکتے ہیں اسد صاحب اپنے حقوق کی بات نہیں کر سکتے ہیں اِن کو فنڈ مل رہا ہے اُن کو نہیں مل رہا ہے اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہے یہاں تو ذاتی رنجش کو آپ نے چھوڑنا ہوگا جب آپ عوامی حقوق کے لیے لڑتے ہیں جب آپ فلور پر کھڑے ہوتے ہیں اور عوام کی بات کرتے ہیں تو پھر آپ کو اپنی ذات نیچے رکھنا ہوگی پھر عوام کو آگے لانا ہوگا۔ جب آپ کے ساتھ عوام ہونگے تو آپ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ایران میں آپ دیکھ لیں جنگ ہوئی کتنی تباہی وہاں مچی؟ نہ کوئی ائیر پورٹ بچا ہے نہ کوئی فیکٹری بچی ہے نہ اُن کی وہاں جو اُن کی اہم تنصیبات ہیں وہ نہیں بچے ہیں ایک ایرانی گیا ہوا ہے وہاں سے refugees بن کے دُنیا میں؟ نہیں گیا ہے وہاں کے لوگ ابھی بھی اس جنگ میں خوش ہیں۔اُن کو پیٹرول 6 روپے کا مل رہا ہے، اُن کو کھانا مفت مل رہا ہے، جنگ کے حالات عوام اُن کو سپورٹ کر رہے ہیں اس لیے وہ گورنمنٹ کامیاب ہوئی اُن کی جنگ کامیاب ہوئی۔آج ہمارے ملک میں ہم عوام کو لوٹ رہے ہیں ایک لیٹر پیٹرول چھ روپے آپ کی ریکارڈ پر ہے کہ 145 روپے وفاق کما رہا ہے۔تو کیا یہ عوام گورنمنٹ کا ساتھ دیگا؟ آپ سے میں سوال کرتا ہوں؟ ہم تو عوام کو چوس رہے ہیں، ہم تو عوام کو تباہ و برباد کر رہے ہیں ہم وہیں پر بیٹھے ہیں وفاق میں چاہے بڑی پارٹیاں ہیں ابھی پھر mind کریں گے کہ جی وزیر اعظم صاحب ہیں یا صدر اعظم صاحب ہیں تو لوٹ رہے ہیں عوام کو خود اپنی جیبوں کو بنا رہے ہیں پھر یہاں چپڑاسی سے لے کر وزیر اعظم تک کوئی سو روپے کی کرپشن کر رہا ہے کوئی پچاس روپے کی کر رہا ہے کوئی کھرب کی کرپشن کر رہا ہے۔بلوچستان کو تو آپ focus کر لیں کراچی میں میں تین دن پہلے بیٹھا ہوا تھا جناب اسپیکر صاحب آثاثہ جات بلوچستان میں اس وقت mines and minerals کے 8 dollars trillion اِن کے ہمارے خزانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ 8 trillion dollars منہ سے کہہ سکتے ہیں جو امریکا کے پاس بھی نہیں ہیں لیکن بلوچستان کے عوام کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کیا آپ نے نوکریاں دیں؟ آپ نے روزگار دیا؟ آپ نے اُس کو امن وامان دیا؟ آپ عوام کو خوش کر لیں امن وامان ٹھیک ہو جائے گا اور اُس کے لیے کون کردار ادا کر سکتا ہے؟ اُس کے لیے اسمبلی کے ممبرز کردار ادا کر سکتے ہیں۔جب تک آپ اسمبلی کے ممبرز کو آزاد چھوڑ دیں اُس پر پابندی نہیں لگاؤ میں انجینئر ہوں میں ڈاکٹر کا کام شروع کروں گا تو کیسے کامیابی ملے گی ڈاکٹری اور انجینئرنگ تو برباد ہوگی۔ یہاں ہم لوگوں کو کسی کی job کا پتہ نہیں ہے کس کا کام کیا ہے کس کا کام کیا ہے۔ایک دوسرے کا کام کر رہا ہے وہ کس کا کام کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر: okay ٹھیک ہو گیا۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! اس کے لیے میں اتنا کہہ دوں کہ آپ چلیں میں داخلہ صاحب

میرے بھائی ہیں یہ بات ہم اس لیے کر رہے ہیں کہ بلوچستان کا مسئلہ گھمبیر بھی ہے اور آسان بھی ہے میں آپ کو یہی دعوے سے کہتا ہوں کہ آج ہمیں اختیار دے دیں انشاءاللہ یہ مسئلے حل ہونگے لیکن وفاق کو چاہیے کہ وہ مداخلت نہ کرے وہ اٹھارہویں ترمیم کو واپس اُس جگہ پر نہیں لے جائے جو 2010ء سے پہلے تھی۔ اور جناب اسپیکر صاحب! آخر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اسمبلی سیشن جب شروع ہوتا ہے میری ایک suggestion ہے آپ کے لیے کہ تین بجے کا آپ time دیتے ہیں آپ تین بجے آجائیں چاہے تین ممبر ہوں یا چاہے چار ممبرز ہوں۔ وہاں ہمارے جو وسیم سجاد صاحب تھے وہ شروع کرتے تھے نہیں رضا ربانی صاحب سینٹ میں اپنے ٹائم پر کارروائی شروع کرتے تھے چاہے ایک ممبر موجود ہوتا تھا۔ صادق سنجرانی بھی اسی طرح تھے۔ یہاں میں خود آیا تھا کوئی ڈیڑھ گھنٹہ سوا گھنٹہ انتظار کر کے یہ شروع ہوا

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کی بات۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: پھر دوسری بات آپ کارروائی پر کہتے ہیں پھر سب کے لیے سسٹم رکھ لیں کہ آپ کارروائی اگر پہلے کرتے ہیں بعد میں ہم point of order پر بات کریں تو بہتر ہوگا۔ اس لیے یہ چیزیں کچھ آپ نوٹ کر لیں تو بہتر ہوگا۔ بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: بالکل۔ ٹھیک ہے. thank you very much دیکھیے اگر اس موضوع کو ادھر ہی windup کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی بات کرے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ اسی موضوع پر؟۔ میڈم !ایک منٹ۔ ڈاکٹر صاحب! مختصراً مہربانی کر کے بس۔ میں نے سوال کیا تھا اُنہوں نے اُٹھایا ہے میرے خیال میں اس کو windup کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! یہاں ہر آدمی کوشش کر رہا ہے کہ میں سب سے بڑا وفادار ہوں۔ ٹھیک ہے ناں لیکن بات وفاداری کی نہیں ہے ہم سب پاکستانی ہیں ہم سارے constitution کو مانتے ہیں ہم وفاق کے حصے ہیں لیکن بات یہ ہم لوگ گول کرتے ہیں بات یہاں ایک mind set موجود ہے کہ بلوچستان کو politically نہیں اس کو strategically deal کروں جب تک یہ mind set ہے بلوچستان کے حالات ٹھیک نہیں ہونگے۔ جو آپ لوگ کہہ رہے ہوں ناں 8 نہیں ہم تو آپس میں جب بیٹھتے ہیں تو اسپیکر صاحب! صحیح صحیح باتیں کرتے ہیں آپ کے تمام روڈز بند ہیں، آپ کہتے ہیں کہ فورسز، فورسز تو آج آپ کے تھانے پر حملہ ہوا ہے کل رات گوادر کے پرو وائس چانسلر کو لے گئے ہیں۔ سر! خدا کے لیے ہم تھوڑی سی چیزوں کو صرف وفاداریوں سے وہ نہیں جب ہم اپنے گھروں میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں تو آپ کی وفاداری کس کام کی ہے؟ دیکھیں بلوچستان کے مسئلے کو اگر ہم صرف اور صرف یہ کہیں کہ جی یہ صرف دہشت گردی ہے ایسا نہیں ہے۔ اس کو آپ کو politically deal کرنا ہوگا۔ نہیں تو

ہم اس اسمبلی میں بھی نہیں بیٹھ سکتے میں آپ کو frankly کہتا ہوں یہ جو ہم بیٹھے ہوئے ہیں بڑے بڑے لوگ ہیں قبائلی سردار ہیں معتبرین ہیں اِن سے کہوں کہ جائیں اپنے گھروں میں ناں، گھروں میں نہیں جاسکتے اور باتیں بڑی بڑی کررہے ہیں۔ میں اسپیکر صاحب! اپنے دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو بیانیہ بیس سالوں میں آپ لوگ چلارہے ہیں یہ اس بیانیہ نے بلوچستان کو برباد کیا ہے۔ اس بیانیہ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے چیزیں صرف بندوق سے ٹھیک نہیں ہونگی چیزیں نہ رویوں سے ٹھیک ہونگی۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں ادھر سی ایم صاحب نہیں ہیں باقی دوست بیٹھے ہوئے ہیں دیکھوں ہم لوگوں کا حال یہ ہوگیا ہے کہ اِس وقت تمام بلوچستان کے روڈز بند ہیں کوئی نہیں جا سکتا ہے۔ مجھے کوئی آپ میں سے اُٹھ کے بتادیں صادق بھائی نے صحیح بات کی ہم لوگ اِنہی روڈوں پر موٹرسائیکلوں پر چلتے تھے آج ہمارے پاس بلٹ پروف گاڑیاں ہیں ہم کیوں نہیں جاتے ہیں۔ باتیں تو لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اچھی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارا وجود اِس وقت ہل رہا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحب! حالات اس طرح ہوگئے ہیں کہ وہ جب بھی چاہیے آپ کے گھروں میں بھی آسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you ڈاکٹر صاحب۔ لیکن ایک چیز ڈاکٹر صاحب! ایک چیز آپ کو گورنمنٹ کو داد دینی ہوگی آپ کو ڈاکٹر صاحب آپ سن رہے ہیں؟ میری ڈاکٹر صاحب سے گزارش ہے کہ میں نے کہا کہ ایک چیز کی آپ کو داد دینی ہوگی کہ گورنمنٹ کا ایک سینئر ممبر خود کھڑا ہوا ہے اور اُس نے law and order کی نشاندہی کی اور اس کا مطلب ہے کہ وہ اُس کو ٹھیک کرنا چاہتا ہے۔ تو یہ داد تو دینی ہوگی اِن کو۔ جی۔

محترمہ شاہدہ رؤف: جناب اسپیکر! آپ سے ایک منٹ کی گزارش ہے۔ دیکھیے اگر یہ ہاؤس آج اِس مقام پہ کھڑا ہے کہ ہماری یونیورسٹی کے vice chancellor pro vice chancellor اور lecturer کو مستونگ سے اغوا کیا جاتا ہے اور ہم کھل کے اُس کی مذمت بھی نہیں کرسکتے، تو ہمیں یہاں بھی سوچنا پڑیگا۔ سر! مَیں پرزورالفاظ میں اِن سارے Act کی مذمت کرتی ہوں اور گورنمنٹ سے specially request کرتی ہوں کہ اِن کی باحفاظت بازیابی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: کیا مَیں Ma'am، ہاؤس سے پوچھ لوں کہ جو اِن کی مذمت کرتے ہیں وہ کھڑے ہوجائیں؟

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! مَیں کھڑی ہوئی ہوں، اور مَیں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے بھرپور مذمت کرتی ہوں میرے خیال میں سب کریں گے۔ آپ بیشک ہاؤس سے اِن کی consent لے لیں۔

جناب اسپیکر: مذمت تو پھر ہوگئی پھر اس کی تقریباً۔

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! آپ پوچھ لیں کہ کون کون اِس کی مذمت کرتے ہیں وہ کھڑے ہوجائیں؟

جناب اسپیکر: نہیں نہیں میرے خیال میں سب اِس کی مذمت کریں گے، جو اِس کی مذمت کرتے ہیں وہ اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہوجائیں۔

محترمہ شاہدرہ رؤف: سر! مجھے یہ کہنے دیں کہ آپ بھی کھڑے ہوجائیں۔

جناب اسپیکر: کل مستونگ سے hold on میڈم !hold on وائس چانسلر اور سینئر ایک میرے خیال میں ایک اور ممبر تھے اُن کے ساتھ، وہ kidnap ہوا ہے۔ آپ سب اراکین اِس کی مذمت کرتے ہیں؟

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! میری آپ سے request ہے آپ بھی کھڑے ہوجائیں پلیز۔

جناب اسپیکر: نہیں مَیں نہیں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! آپ بھی کھڑے ہوجائے اور ایک strong message دیدیں۔

جناب اسپیکر: thank you تشریف رکھیں۔

محترمہ شاہدہ روف: کہ ہم سب اِن کے ساتھ ہیں۔

جناب اسپیکر: please تشریف رکھیں ok میڈم ،آ گیا that's it please رحمت صالح صاحب، میڈم !hold on, hold on آپ wait کریں میڈم !hold کریں آپ کو موقع دیتا ہوں تشریف رکھیں جی بولیں، جی بولیں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب رحمت صالح بلوچ: لیکن پورے ہاؤس نے اِس عمل کی مذمت کی یہ خوش آمد بات ہے کہ ایسے عمل کی ہر وقت مذمت ہم کرتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں، آپ بولیں، آپ بولیں اِس طرح تو نہیں چلتا ہے میڈم۔

جناب رحمت صالح بلوچ: اُس کو اندازہ نہیں ہے، اُس کو مائیک نہیں دیا۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ کو مَیں مائیک دیتا ہوں آپ بعد میں بول لیجیے گا۔

جناب رحمت صالح بلوچ: فلور آپ کے پاس ہی نہیں ہے، میڈم۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ کے پاس فلور نہیں ہے، میڈم ۔۔۔(معزز ممبر کی جانب سے مداخلت) آپ اندازہ

کریں تقریباً وہ کسی کو سننے کے لیے تیار ہی نہیں ہے، میڈم! آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں آپ کی کوئی بات ریکارڈ پہ نہیں آ رہی ہے۔ میڈم! آپ کی speech ریکارڈ پر نہیں آ رہی تشریف رکھیں، جی۔

جناب رحمت صالح بلوچ: آپ کی حکومت کارروائی کرے نا۔ آپ کیوں خاموش ہیں؟

جناب اسپیکر: جی بولیں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: آپ کارروائی کریں اُن کو بازیاب کرا دو نا۔

جناب اسپیکر: آپ چھوڑ دیں no direct please نہ کریں۔ آپ ممبر کو ڈائریکٹ ایڈریس مت کریں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: سر! حکومت کارروائی کرے فوری طور پر اِن کو بازیاب کرے۔

جناب اسپیکر: آپ مہربانی کر کے اپنے point of public importance پہ آ جائیں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: جی thank you سر! میرا point یہ ہے کہ ایک بہت alarming صورتحال ہے بلکہ serious issue ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب رحمت صالح بلوچ: گزشتہ دنوں لکپاس کسٹم میں جو آگ لگائی گئی تھی، آگ لگ نہیں گئی تھی بلکہ لگائی گئی تھی۔

جناب اسپیکر: لگی نہیں ہے؟

جناب رحمت صالح بلوچ: بالکل لگی نہیں ہے، لگائی گئی تھی اِس میں 15 ارب روپے سے زائد کا جو مال ہے سب سے پہلے ایک مافیا نے اُن کو لوٹ لیا، مال وہاں سے غائب کر دیا، جو پکڑے گئے تھے جو auction ہونے تھے، یہاں کے کاروباری لوگوں کو ملنے تھے اِس مال کو غائب کیا یہ دوسرا واقعہ ہے۔ سر!

جناب اسپیکر: سر! آپ دیکھیں آپ ایک بہت بڑے statement دے رہے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں آگ لگی نہیں تھی آگ لگائی گئی تھی۔

جناب رحمت صالح بلوچ: جی جی۔

جناب اسپیکر: کوئی ثبوت آپ کے پاس ہے؟

جناب رحمت صالح بلوچ: مَیں آ رہا ہوں نا یہ پہلے customs intelligence کے warehouses میں ہوا تھا اِس دفعہ یہاں ہوا ہے۔ بہت سارے کاروباری لوگوں کی گاڑیوں کے releases جو courts ہیں اُن کے ہاتھ میں تھے۔ اتنی گاڑیاں جلائی گئی ہیں سر! آپ یقین کریں اسرائیل، ایران، امریکہ وار میں اتنی گاڑیاں نہیں جلی ہیں جو bombardment ہوئی ہے۔ یہاں کے لوگوں کا قصور کیا ہے؟ یہ نقصان کون پورا کریگا؟ ستم ظریف کی بات

یہ ہے کہ جناب اسپیکر! ایک بندہ یہاں اُٹھ کے دکھائے مجھے کہ بھئی پنجاب میں ایف سی اور کسٹم دونوں Customs Act پہ کام کررہے ہیں سندھ میں اگر یہ قانون ہے، کے پی کے میں اگر یہ قانون ہے آج ستم ظریفی یہ ہے کہ ایک کسٹم جو لوگوں کو ذلیل اور خوار کررہا ہے اپنے کسٹم کے نام پر دوسرا پھر Customs Act جا کے ایف سی کو دیدیا ہے اور پھر یہاں لوگ ایک اور عذاب میں مبتلا ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ ایک بہت بڑی سازش اور قابل مذمت عمل ہے کہ یہاں کے کاروباری لوگوں کو۔ آپ یقین کریں ابھی لوگ اِس طرح پریشان ہیں اس واقعہ سے وہ خودکشی پر آگئے ہیں۔ اور اس پر میں مطالبہ کررہا ہوں کہ آپ as a custodian حکومت کو یہ پابند کریں کہ joint investigation team بنائے اِس پہ انکوائری کرے بلکہ judiciary کو involve کرے، کوئی ہائی کورٹ کے جسٹس کو شامل کرے آپ اپنے ایک دو ایم پی ایز کو شامل کرے چیمبر آف کامرس کو شامل کرے۔ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا سر! میرے۔۔۔

جناب رحمت صالح بلوچ: ایک تو پسماندگی دوسری بات یہ ہے کہ تمام بارڈروں پر قدغن ہمارے لوگ export import پر tax pay کرتے ہیں وہاں بھی لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں۔ آپ اندازہ کریں سر! بلوچستان کا کاروباری بندہ اگر پنجاب سے مرغی لاتا ہے اُس کو بھی سی ٹی ڈی پولیس پتہ نہیں کون کون سی فورسز اُس کو ایسے ذلیل کرتی ہیں وہ پھر سوچ نہیں سکتا کہ میں جا کے کسی صوبے سے مرغی لاؤں یہاں مارکیٹ میں بیچو۔ لیکن یہاں ظلم یہ ہے کہ بلوچستان کے لوگوں پر دو، دواداروں کی Customs Act دو، دواداروں کی بربریت اور آج اِن کی ساری چیزوں کو اُٹھا کر لے جانا اور پھر گودام پر آگ لگانا۔ میں کہتا ہوں یہ تاریخ کا سب سے بڑا ظلم ہے اِس پر وفاقی حکومت ایکشن لے، اُس مافیا کی نشاندہی کرے، اُن کو قرارواقعی سزا دے اور میرا مطالبہ یہی ہے کہ جتنے کاروباری لوگ متاثر ہوئے ہیں اُن کو compensate کرے گورنمنٹ، اُن کے نقصانات کو پورا کرے اُن کے پاس کورٹ آرڈر بھی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہوگیا۔

جناب رحمت صالح بلوچ: جن کے پاس auction order بھی ہے اُن کے اِس درد کا اِس نقصان کا ازالہ بہت ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: مَیں آپ کو، ایک suggestion میری ہے اگر آپ سن لیں رحمت صالح صاحب! اگر ہم اِس طرح کریں کہ اِس سے پہلے کہ ہم کوئی انکوائری ٹیم بنائیں اُس کے لیے ایک کمیشن بنایا جائے۔ اگر collector custom کو ہم بلا لیں اور اُن سے پہلے اِس جو incident ہوا ہے وہ اُس پر تفصیلی بریفنگ لے اور پھر بھی اگر ہم مطمئن نہیں ہوتے تو then we go for the commission بنانے کے لیے۔

chief collector custom۔

جناب رحمت صالح بلوچ: اِس پر صوبائی حکومت کو joint investigation پہ جانا چاہیے، مَیں آپ کو یقین سے کہہ رہا ہوں آپ اُس کو بلالو گے thank you آپ یہ ایکشن لے رہے ہیں۔لیکن اُس کی وہی باتیں ہم سن کے ہم جائیں گے لیکن investigation

جناب اسپیکر: سر! یہ میں نے آپ سے کہا نا میں نے کہا آپ نے بہت بڑا statement دیا ہے۔آپ نے کہا کہ آگ لگی نہیں ہے آگ لگائی گئی ہے۔

جناب رحمت صالح بلوچ: لگائی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: تو کل آپ سے انکوائری ٹیم آپ کو بلا کے پوچھے گی آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آگ لگائی گئی ہے؟

جناب رحمت صالح بلوچ: میرے پاس دیکھیں سر! میں اپنے کاروباری لوگوں سے مل کے آیا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ تو لوگوں کی perception ہے نا یہ۔

جناب رحمت صالح بلوچ: دیکھیں نا آپ in addition چیمبر آف کامرس کو شامل کریں،اُن کے نمائندوں کو شامل کریں،تاجر برادری کو شامل کریں۔

جناب اسپیکر: اچھا ٹھیک ہے done ہو گیا آپ تشریف رکھیں ایک منٹ ،میری گزارش یہ ہے لیاقت لہڑی صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔یہ گورنمنٹ حضرات یہاں جو بھی responsible بندے بیٹھے ہوئے ہیں گورنمنٹ کے جو honorable members ہیں۔آپ رحمت صالح صاحب نے جس واقعہ کا ذکر کیا آپ مہربانی کرکے اِس پر سوچیں اور اِس کو کمیشن کی طرف لے جائیں اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں آپ اِس پر کمیشن بنائیں اور اِس کی انکوائری کروائیں یا پھر دوسرا option یہ ہے کہ کل collector customs Balochistan کو سینئر collector customs کو بلا لیتے ہیں تقریباً اُن سے پوچھ لیتے ہیں وہ بہتر رہے گا،میرے خیال میں،ہاں وہ بہتر ہے۔ہاں بالکل،بالکل۔

جناب رحمت صالح بلوچ: چیمبر آف کامرس in addition as a special member شامل کرے اُس میٹنگ میں۔

جناب اسپیکر: سر! chief collector customs بلوچستان کو ہم بلا لیتے ہیں آپ سب حضرات سے گزارش ہے کہ آپ آئیں اُس کو attend کریں وہ آپ کو بریفنگ دیں ضروری نہیں ہے کہ آپ اُس سے مطمئن ہوں،ہوسکتا ہے وہ اپنا ایک version پیش کریں اور جو آپ بات کررہے ہیں وہ کچھ اور ہو،ضروری نہیں ہے کہ ہم اُس

کے ساتھ satisfied ہو اُس کے بعد بھی ہم کمیشن کی طرف جا سکتے ہیں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: آپ investigation اُس کی آپ رولنگ دے دیں، میری گزارش ہے لوگوں کے اربوں روپے 15 ارب سے زیادہ کا سر! نقصان ہے۔ یہ اس صوبہ کے لوگوں کے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! گزارش یہ ہے میں نے آپ سے جی اصغر ترین صاحب، mic on کریں جی۔ very short brief آپ نے تقریباً to the point بتانا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں جو ہمارے۔

جناب اسپیکر: لیاقت لہڑی صاحب، sorry ایک منٹ، just a minute لیاقت لہڑی صاحب آپ اسی پر بات کرنا چاہتے ہیں؟ اصغر صاحب! ایک منٹ، ایک منٹ بولوں گا۔ میری آپ سے ریکویسٹ ہے میں نے آپ کو invite کیا ہے ایک منٹ جی لیاقت لہڑی صاحب۔

میر لیاقت علی لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ٹرانسپورٹ): شکریہ سر! اِس حوالے سے جو آج رحمت صالح بلوچ صاحب نے جو بات کی ہے ہم ایک میٹنگ سے گورنر صاحب بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے ہمارے چیمبر آف کامرس کے جتنے ممبرز تھے وہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اِس کے علاوہ جو ہماری ٹرانسپورٹ ہیں Goods Transport اور جو ہماری Public Service Transport ہے اُنہوں نے بھی مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ جو رائے جو ہمارے اپوزیشن کے دوست جو دے رہے ہیں میرے خیال سے اگر آپ اِن کو چیف کلیکٹر کو یہاں بُلا لیتے ہیں تو اُس میں نمائندگی حکومت کی طرف سے بھی ہو گی اپوزیشن کی بھی طرف سے ہو، اِس طرح چیمبر آف کامرس کے ممبرز بھی ہونے چاہئیں اور اُس میں ہمارے جو ٹرانسپورٹ کے نمائندے ہیں اُن کے بھی ہونے چاہیے۔ کیونکہ اُن کی یہ باتیں جو اُنھوں نے کہی ہیں جس طرح ہمارے بھائی نے جو باتیں کیں وہ بالکل ایسی ہی باتیں ہم سے بھی اُنہوں نے کہی۔ تو ہماری گزارش ہے کہ یہ جتنے بھی جو بسیں جلی ہیں یا ٹرک جلے ہوئے ہیں وہ سارے ہمارے لوگوں کے ہیں سارے غریب ہیں۔ آج بھی مجھ سے کہا کہ ہمیں چیف منسٹر صاحب سے ایک ٹائم لے کر دے دیں تو میرے خیال سے اگر سر! اِس پر ہمارے۔۔۔

جناب اسپیکر: جی جی لہڑی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ٹرانسپورٹ: میری تو یہی ایک آپ سے گزارش ہے کہ اِس میں گورنر صاحب کو بھی اور ہمارے جو چیف منسٹر صاحب ہیں اُن کو بھی اِس میٹنگ میں بُلائیں تا کہ اِس میں تحقیقات ہونی چاہیے۔ ہمارے بلوچستان کے لوگ پہلے سے محروم ہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں دو چیزیں ہیں مَیں نے رحمت صالح سے بھی گزارش کی ہے، آپ فیصلہ کر لیں یا تو اُس کو بلایا

جائے بریفنگ لی جائے اور پھر کمیشن کی طرف جائیں یا تو پھر مَیں ابھی سے رولنگ دیتا ہوں کہ گورنمنٹ اِس پر کمیشن بنائے اور اِس کی انکوائری کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ٹرانسپورٹ: سر! میرے خیال سے مَیں تو یہی تجویز دوں گا کہ ہمارے جو اپوزیشن بینچز اور جو ہمارے حکومتی بینچز ہیں اور اِس میں جو ہے نہ۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں اِس میں سارے ہوں گے، نمائندگی سب کی ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ٹرانسپورٹ: اِس پر جو ہے نہ joint committee بنائیں۔

جناب اسپیکر: جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جی شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جیسے رحمت جان صاحب نے کہا لکپاس میں جو کسٹم ہاؤس میں آگ لگی نہیں آگ لگائی گئی ہے میری اطلاع کے مطابق جو ہم وہاں کے کاروباری حضرات سے ملتے ہیں چونکہ ہم بھی کاروبار سے منسلک ہیں، یہ جو رحمت صاحب کہہ رہے ہیں آپ اس پر تشویش کا اظہار نہ کریں یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ آگ لگی نہیں آگ لگائی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: ok۔

جناب اصغر علی ترین: اور دوسری میں آپ کو بتاؤں آپ کس سے توقع کرتے ہیں وفاق سے کرتے ہیں وہ آ کے بلوچستان کو انصاف دے گا یہ توقع نہ رکھیں۔ اُس کی وجہ کیا ہے؟ اُس کی بنیادی وجہ میری اطلاع کے مطابق کہ وفاق نے ایف آئی اے کو بھیجا ہے ایف آئی اے کی ٹیم آئی اسلام آباد سے اور وہ investigate کریگی کسٹم کے اس واقعے کی۔ جو کسٹم حکام سے یہ جو لکپاس والا واقعہ ہوا ہے اس کو investigate کریگی۔ اب مجھے جناب اسپیکر صاحب یہ بتائیں وفاقی محکمہ اور وفاقی محکمے کی وہ audit کریگی یا اس کی چھان بین کریگی، کیا یہ ممکن ہے؟ یہ ممکن نہیں ہے! یہ ایک ہفتہ، ایک مہینہ دو مہینے چلا جائے گا یہ سارا۔ جناب اسپیکر صاحب! جیسے رحمت صاحب نے کہا ہمارے ہزاروں لوگوں کے خاندانوں کی جمع پونجی کو جلا دیا گیا ہے، کوئی گاڑی auction کر رہا تھا کسی کا ٹرک کسی کیس میں کھڑا ہوا تھا ٹرک original تھا genuine تھا اُس میں سامان جو load تھا اس پہ کسٹم کو اعتراض تھا وہ بھی کسٹم کے اندر کھڑا ہوا تھا۔ کسی نے کوئی authorization لوڈ کیے کراچی سے آ رہا ہے، جی JD آپ بتائیں۔ JD میرے پاس original لاؤ فوٹو کاپی نہیں وہ بھی کھڑا ہوا تھا، کو چیز پکڑے تھے وہ کھڑی ہوئی تھیں اِن میں 70، 80 پرسنٹ custom paid گاڑیاں custom paid سامان پڑا ہوا تھا جناب اسپیکر صاحب۔ وہ سامان پہلے چوری کیا گیا، اس کو لوٹا گیا اس کے بعد جا کے تیلی لگا دی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ حکومت آپ سے یہ request ہے

آپ یہاں اسپیکر بیٹھے ہیں جوڈیشل کمیشن کی جو بات کی ہمارے رحمت صالح بلوچ صاحب نے ہمیں اُس پر اتفاق ہے یہ ہاؤس کو بھی اتفاق ہونا چاہیے کہ جوڈیشل کمیشن بنایا جائے اُس کے حوالے کیا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: done ہو گیا ٹھیک ہو گیا۔

جناب اصغر علی ترین: آگ اسپیکر صاحب! ایک جگہ لگتی ہے ایک کونے تک۔ یہ پورے یہ ایکڑوں کے حساب سے زمین، ایک دم یہاں کیسے لگی پورے بیک وقت۔ جناب اسپیکر صاحب! آگ کی بھی ایک ایک sequence ہوتی ہے لیکن ایک ہی دم پورے یہ کتنی ایکٹر زمین ہے۔ تقریباً دس پندرہ ایکٹر ہے۔

جناب اسپیکر: اِس میں کوئی شک نہیں بہت بڑی ہے۔

جناب اصغر علی ترین: اِس میں کوئی شک نہیں ہے یہ by planning ہوا ہے، سپاہی سے لے کر کلیکٹر تک سب involve ہوئے ہیں سب پیسے کمانا چاہتے ہیں، جناب اسپیکر صاحب! اِس میں آپ ایسی رولنگ دیں کہ آئندہ کوئی بھی یہ ہمت یہ جرأت نہ کر سکے کسی بھی کوئی بھی آفیسر کسی بھی seat پر بیٹھا ہو وہ ایسا کرے۔

جناب اسپیکر: میں گورنمنٹ کو میں یہ رولنگ دے رہا ہوں گورنمنٹ کو اینڈ گورنمنٹ کا یعنی چیف سیکرٹری کو کہ وہ اس پر ایک کمیشن بنائیں اور جس میں اسمبلی کے ممبرز بھی ہوں nomination ہم یہاں سے بھجوا دیں گے۔ اُس میں آپ کے چیمبر آف کامرس والے شامل ہوں اور آپ یہ جو بزنس مین جن کا نقصان ہوا ہے اور جلد از جلد اس کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کریں not acceding 30 days, within 30 days Government must submit the report in assembly آج اِن کی انکوائری کی جو کی رپورٹ آتی ہے تقریباً۔ sorry مینا مجید صاحبہ! میں ایجنڈا پر جانے سے پہلے صرف آپ کو آپ نے۔

محترمہ مینا مجید (مشیر برائے وزیر اعلیٰ کھیل وامور نوجوانان): جی سر! آپ کا بہت شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پوری اسمبلی کو کھڑا کرنا مذمت کے لیے تو تھوڑا سا یہ ہمیں عجیب لگا، حکومتی جماعت اور سب کو۔ ہم اِن تمام تر معاملات کے ویسے بھی خلاف ہیں اِن کے خلاف بولتے آ رہے ہیں دیکھیں ہمیں دُکھ اس بات کا ہے ایک بڑی مشہور مثال ہے کہ پہلے آپ کی مرغی چوری ہو جاتی ہے بعد میں آپ کے گھر میں بھی گھس کے آپ کی چادر اور چار دیواری کی پامالی ہوتی ہے۔ تو روز بلوچستان میں جو واقعات ہو رہے ہیں جن پر اسمبلی فلور پہ ہم کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہم سب نے نہ صرف ان کی مذمت کرنی ہے بلکہ ان کے خلاف کھڑے ہونا ہے۔ آج ہمارے وائس چانسلرز جو یونیورسٹی کے جس طرح اُٹھائے گئے ہیں نہیں جانتے کہ کس نے اُٹھائے ہیں یہ کون لوگ ہیں جو روڈوں پر آتے ہیں اس طرح لوگوں کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں

یہ کون لوگ ہیں جو ہر اپنی task کو پورا کرنے کے بعد اپنے دشمن ممالک کو footages بھیجتے ہیں کہ اس طرح ہم نے حالات خراب کیے ہیں۔ جی محترمہ آپ مجھے بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: آپ بولیں mic آپ کے پاس ہے آپ بولیں آپ چھوڑیں اُس کو وہ ریکارڈ پر نہیں آ رہا آپ بولیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ کھیل و امور نوجوانان: اچھا دیکھیں اسی منافقت کی وجہ سے بلوچستان suffer کر رہا ہے اسی منافقت کی وجہ سے ہم اِدھر جو ہیں وہ اسی بات پر بولتے ہیں جہاں ہمیں دکھ محسوس ہو، ہمیں تکلیف محسوس ہو۔ بلوچستان جلے مرے جو حالات بلوچستان کی جو terrorism ہو ان سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ کیا سیاسی جماعتوں کا اِس میں کردار نہیں ہے یہ دہشت گردی صرف ایک بندے کے لیے ہے، حکومت بلوچستان اُس کو لائی ہے treasury benches اُس کو لائے ہیں، سرکار اس کو لائی ہے، ریاست لائی ہے، فوج کیا چاہتی ہے کہ روز وہ لاشیں اُٹھائیں اپنے جوانوں کی۔ ہم جتنی بھی سیاسی جماعتوں سے جتنے بھی لوگ تعلق رکھتے ہیں جو treasury benches سے ہیں جو بلوچستان کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ حالات ٹھیک ہوں۔ بات یہ کہ منافقت کرتے ہیں ہم دہشت گردوں کو کھل کے دہشت گرد نہیں کہتے، یہ پہلا واقعہ نہیں ہے تربت یونیورسٹی کا جو لیکچرار جو ہمارا وائس چانسلر ہے یہ دو مہینے پہلے اُس کو ادھر تربت سے quetta جب آ رہے تھے اُس کو راستے میں روکا اس کی گاڑی چھینی، اس کو روڈ پہ چھوڑ دیا تین گھنٹے کے بعد وہ شریف النفس انسان ایک بس میں سوار ہو کر کوئٹہ پہنچا۔ کسی نے اس کی مذمت کی؟ کسی نے بولا کہ ہمارے ٹیچرز کے خلاف جو یہ دہشت گردی ہو رہی ہے ہماری شریف النفس سوسائٹی کے جو اہم ہمارے جو رکن ہیں جو ٹیچرز ہیں جو ہمارے وائس چانسلرز ہیں اِن کی جو بے حرمتی ہو رہی ہے کسی نے ایک بیان دیا؟ کسی نے دو لفظ بولے؟ نہیں! ہمیں مسئلہ یہ ہے کہ منافقت چھوڑ دیں اگر دہشت گردی کے خلاف کھڑے ہونا ہے اس جنگ میں حکومت اور ریاست کا ساتھ دینا ہے تو کھل کے ساتھ دیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جہاں آپ کی دکھتی رگ ہو یا آپ کو کوئی تکلیف ہو آپ بولیں جی۔ ہاں writ قائم ہوگی حکومت کی ریاست کی بھی writ قائم ہوگی۔ ہم سب نے مل کے ساتھ دینا ہوگا، ہم سب نے بلوچستان کے ہر فرد نے۔ سول سوسائٹی، آپ کا میڈیا آپ کی سیاسی جماعتیں، آپ کی حکومت، آپ کی سیکیورٹی فورسز سب نے ایک مشت ہو کر دہشت گردی کے خلاف لڑنا ہے اور اِس دہشت گردی کے خلاف اس کو counter کرنا ہے ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ حکومت کریں افواج پاکستان کریں اور ہم سب بری الزمہ ہیں۔ نہیں ہو سکتا۔

جناب اسپیکر: thank you میڈم۔ یقیناً اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عوام کی backing کے بغیر سیکیورٹی فورسز کا کامیاب ہونا تھوڑی سی مشکل ہے۔ جی آپ۔

وزیر محکمہ داخلہ: مذمت کرنے کی بجائے اُن دہشت گردوں کا نام لیں اور گورنمنٹ سے ڈیمانڈ کریں کہ اُن دہشتگردوں کے خلاف جا کے آپ لوگ کارروائی کریں۔ آپ لوگ بات زبان کے نیچے رکھ کر اپنی صفائی دینے کی کوشش کرتے ہیں اور دہشت گردوں کے چھپ کر آپ اُن لوگوں کی حمایت کرتے ہیں۔ آپ لوگ کھل کر بولیں جو کوئی اِس تنظیم کا نام لیں، اِن تنظیموں نے ہمارے معزز اساتذہ کو اغوا کیا ہے، اِن تنظیموں کا نام یہ نہیں لیں گے خوف سے اِن کا زور صرف گورنمنٹ پر چلتا ہے کہ گورنمنٹ پر انگلی اُٹھائیں کہ گورنمنٹ کی یہ کمزوری ہے۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ نے بول لیا بیٹھیں تشریف رکھیں۔ خیر جان صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔

وزیر محکمہ داخلہ: ڈاکٹر صاحب! ایک terrorist کا نام لے کر اس گروپ کے خلاف اِس تنظیم کے خلاف آپ جا کر کارروائی کریں اِس تنظیم نے اِن معزز اساتذہ کو اغوا کیا ہے۔ گورنمنٹ اِس فلاں تنظیم اِس کے فلاں سربراہ پر اپنے تمام resources استعمال کریں۔ کھل کر بات کی جائے، زبان کے نیچے بات نہ رکھی جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا علی محمد جتک صاحب! آپ mic on کریں میڈم! آپ کی طرف آ رہا ہوں۔ mic on کریں۔

میر علی مدد جتک (صوبائی وزیر): مَیں یہی بولتا ہوں کہ شف شف سے شفتالو ہونا چاہیے کہ اِن پروفیسر کو کونسی تنظیم نے اُٹھایا ہے؟ یہ دہشتگردی کون کر رہا ہے؟ یہ ہمارے پاس رپورٹ ہے آپ لوگ ڈبل گیم اُن کو بھی خوش اُن کو حکومت کو فلاں کو، صرف ہماری ذمہ داری نہیں ہے یہ آپ کی بھی ہے یہ آپ کا ملک ہے یہ آپ کی ریاست ہے، یہ آپ کا صوبہ ہے، ہم آپ نے مل کے اِن کا مقابلہ کرنا ہے۔ نہیں تو پھر مَیں اُٹھ کے کہوں کہ فلاں کو نہیں بھئی آپ کے ہمارے دور میں نہیں ہوئے تھے؟ آپ نام لیں اس کو کس نے اُٹھایا؟ آپ نام لیں، لوگوں کو کون مار رہے ہیں؟ صادق عمرانی کے گھر پر کس نے حملہ کیا؟ صرف آپ حکومت پر مت ڈالیں۔ آپ کا ہمارا صوبہ ہے یہ جلے گا ہم سب جلیں گے۔ بلوچی میں بلولتے ہیں۔۔۔ (بلوچی)۔ (دست مئے نہ چلے سیالا جن بکالا)۔ وہی کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مجھے بس اب ایجنڈا پر آنا ڈاکٹر صاحب۔ سر! ایجنڈا پر اَب آتے ہیں that is solve۔ بس وہ ایک issue تھا وہ address ہو گیا۔ خیر جان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ late ہو گیا ہے ڈاکٹر صاحب! ایجنڈا پر آ جائیں۔ چلیں چلیں ایک منٹ ڈاکٹر صاحب! اس کے بعد Last speaker on this law and order situation پر۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: مَیں ایک منٹ لوں گا۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں ڈاکٹر صاحب کو میں دو منٹ دے رہا ہوں۔ 2 minutes for ڈاکٹر صاحب

only۔ مولوی صاحب! تشریف رکھیں 2 minutes for ڈاکٹر صاحب only۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: مَیں سر! ایک۔

جناب اسپیکر: مائیک آپ کے پاس ہے بولیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! میں آپ سے ایک عرض کروں؟۔۔۔(مداخلت)۔

جناب اسپیکر: خیر جان یہ کیا ہو رہا ہے آپ کا leader بول رہا ہے تشریف رکھیں leader بول رہا ہے آپ کا۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: میر صاحب میر صاحب۔

جناب اسپیکر: بس آپ اُس کو بھی بولنے نہیں دے رہے ہیں کیا کریں ہم تقریباً۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحب۔۔۔(معزز رکن مسلسل بغیر مائیک کے بول رہے ہیں)۔

جناب اسپیکر: مَیں سر! ایجنڈا پر جا رہا ہوں اگر آپ اُس کو نہیں بولنے دے رہے ہیں مَیں ایجنڈا پر جا رہا ہوں سر!۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: خیر جان صاحب!۔۔۔(مداخلت)۔۔۔اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: مَیں اپنے ایجنڈا! پر جا رہا ہوں سر!

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: ہمیں۔۔۔

جناب اسپیکر: خیر جان! اِس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔(مداخلت)۔۔آپ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اُن کو بولنے دیں۔ معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 11 مئی اسمبلی اسمبلی نشست میں میر زابد علی ریکی رُکن اسمبلی کی جانب سے پیش کردہ توجہ دلاؤ نوٹس بابت لواحقین کوٹہ پر حکومت بلوچستان کی جانب سے عمل درآمد ہونے پر chair کی جانب سے رولنگ کی روشنی میں محکمہ S&GAD کی جانب سے مفصل رپورٹ موصول ہو چکی ہے جو محرک کے سامنے رکھ دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر عابد علی صاحب! آپ اپنا سوال 183 دریافت فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سر! آپ نے سب کو موقع دیا ہے۔۔۔(مداخلت)۔۔ جی کون؟ کس کس کو نہیں چھوڑا جی؟ فرح عظیم شاہ صاحبہ اور مینا مجید صاحبہ آپ دونوں چلے جائیں مہربانی کر کے اُن کو منا کے لے آئیں آپ چلے جائیں۔ ایک منٹ بس ایک منٹ آپ دیکھیں آپ اپوزیشن میں آپ سنیں، سنیں۔ آپ لوگ سنیں خیر جان آپ دیکھیں یہ بدنظمی

ہے آپ کا leader خود کھڑا ہے میں اُس کو ٹائم دے رہا ہوں آپ اُس کو بولنے نہیں دے رہے ہیں۔ کیا فائدہ ہے اِس چیز کا؟ نہیں اِس کا آپ خاموش ہو جائیں ناں اُن کو بولنے دیں وہ جواب دے دیگا۔ ڈاکٹر صاحب! بتائیں جی پلیز۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: مَیں آپ سے ایک گزارش کرتا ہوں میرے قابل احترام لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری پالیسی بڑا straightforward ہے 20 سال سے یہ جنگ ہو رہی ہے، ہزاروں لوگ مر رہے ہیں ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ اِس مسئلے کا حل گولی نہیں ہے بات چیت ہے آپ وہ ماحول پیدا کریں جو بات چیت ہو۔ جو کہتے ہیں کہ بات چیت ہو وہ کیا اِس ملک کے citizens نہیں ہیں؟ ہم اِس ملک کی خیر خواہی کے لیے کر رہے ہیں اپنے صوبے کی خیر خواہی کے نہیں کر رہے کہ وہ حالات پیدا کریں جس میں۔ مَیں نے اپنے دور میں وہ حالات پیدا کیے جو ہم negotiation کے قریب پہنچ گئے تھے اب کیوں نہیں پہنچیں گے؟ خُدا کے لیے دِل کی باتیں کریں جو دِل کی باتیں ہیں آپ لوگوں کا بلوچستان ویسی برباد ہے۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب۔ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اب بھی دل کی بات نہیں کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب Thank you very much

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: مَیں سمجھتا ہوں سر!

جناب اسپیکر: جی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: کہ ہمارا موقف day one سے یہی ہے کہ ہمیں ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیے کہ جہاں بات چیت کے دروازے کھلے 20 سال سے یہ گولیاں چل رہی ہیں کتنی کمیاں ہوئی ہیں زیادہ ہوئی ہیں کم نہیں ہوئی میری گزارش یہی ہے۔

جناب اسپیکر: !thank you sir مَیں اب تھوڑی سی clarifications دے دوں آپ تشریف رکھیں please برکت صاحب۔ برکت رند صاحب! آپ بیٹھیں برکت رند آپ بیٹھیں۔ برکت رند! آپ کے پاس فلور نہیں ہے۔ اِس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ برکت رند صاحب۔ منسٹر صاحب۔ منسٹر صاحب۔ برکت رند آپ تشریف رکھیں پلیز۔ ایک منٹ مَیں ڈاکٹر صاحب سے ایک چھوٹی سی گزارش کرتا ہوں مولوی صاحب تشریف رکھیں پلیز۔ ایک منٹ کے لیے میری گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو میں یہ تھوڑا سا انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ اِس فلور پر چیف منسٹر نے بارہاں یہ کہا ہے کہ جو بات چیت کرنے کے لیے تیار ہیں ہمارے دروازے کھلے ہیں ہم اُن کے ساتھ بات کے لیے تیار ہیں لیکن اگر جس کو میں دعوت دیتا ہوں کہ بات کرنی ہے وہ کہتا ہے بندوق کی نالی سے بات ہوگی۔

اَب آپ بتائیں کہ گورنمنٹ کے پاس option کیا ہے کہ جو بات نہیں کرنا چاہتا اُن کے ساتھ کیسے بات کریں تقریباً یہ چیز جو آپ کہہ رہے ہیں ناں کہ بات چیت اِس کا حل ہے۔ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اِس کا حل بات چیت کے ذریعے لیکن اگر بات چیت کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔۔۔(مداخلت)۔جی مولوی صاحب۔مولوی صاحب! بس ختم ہو گیا ہے آپ ٹائم دیکھیں سر! thats it ایجنڈا پر آرہے ہیں تقریباً۔ وقفہ سوالات۔ میر زابد علی ریکی صاحب 183 دریافت فرمائیں۔ زابد علی ریکی صاحب ۔۔۔(مداخلت)۔۔ ۔آپ تشریف رکھیں۔ آپ دیکھیں تشریف رکھیں۔ جی ڈاکٹر صاحب! بس وہ کر دیے ناں۔اپوزیشن لیڈر نے کر دیا ہے۔۔۔(مداخلت)۔۔۔زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر پکاریں۔۔(مداخلت)۔۔۔آپ اپنا سوال نمبر پکاریں۔

میر زابد علی ریکی: سر! یہ چھپ تو ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 183 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: question183۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر concern please۔منسٹر صاحب۔جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: یہ سر! کیسا بات ہو سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی بولیں آپ۔

میر زابد علی ریکی: سر! اس طرح کیسا ہو سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! مَیں نے فلور آپ کو دی ہے اگر میں اِس کو disposed off کرتا ہوں اگر آپ نہیں بولیں گے۔

میر زابد علی ریکی: سر! میری بات سُن لیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: question آپ کا دیکھیں۔

میر زابد علی ریکی: question اُس طرح۔۔۔

جناب اسپیکر: question آپ کا 183 ہے اگر آپ اُس پر جواب لینا۔

میر زابد علی ریکی: تو خیر آپ اُس کو مطمئن کریں بعد میں اُس کو۔

جناب اسپیکر: مَیں کیسے مطمئن کروں آپ کے اپوزیشن لیڈر نے بولا ہے سب کے behalf پر اب ہر ایک کو بولنے بھی دیں؟ یہ نہیں ہو سکتا۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: مولوی صاحب پلیز تشریف رکھیں۔ڈاکٹر مالک کی آپ سب لوگ۔۔(مداخلت)۔۔آپ سب لوگ ڈاکٹر مالک صاحب کی speech پرآپ کو سب کو convince ہو جانا چاہیے۔اور آپ تشریف رکھیں پلیز۔ جی question نمبر 183۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 183۔

☆183 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 06 جنوری 2025</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ مواصلات وتعمیرات کیلئے کل کتنے ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکی ہے ہر ترقیاتی اسکیم کا نام اور منظور شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ مواصلات وتعمیرات نے ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی بھی مکمل تفصیل دی؟

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2025۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ روڈ کیلئے 04 اسکیمات کی منظوری دی ہے نیز اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ روڈ ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب میں نے ایک question کیا تھا 2024-25 میں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: جو PSDP میں جناب اسپیکر صاحب! واشک کے روڈوں کے حوالے سے کتنی اسکیمات آئی ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! اِس نے یہ جواب دیا تھا۔۔۔(معزز رکن مسلسل بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔

جناب اسپیکر: جی، جی۔

میر زابد علی ریکی: تو ابھی کیا کریں۔

جناب اسپیکر: جی بولیں سر!۔

میر زابد علی ریکی: یہ جو question ہے۔جناب اسپیکر صاحب! جو اس کا جواب دیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب!

یہ ہے اس نے دیا تھا 4 اسکیمات ہیں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔ میڈم راحیلہ ناراض ہوگئی تھیں میں اُن کو واپس آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی زاہد علی ریکی صاحب! آپ بولیں۔

میر زابد علی ریکی: اِس میں 4 اس نے دیا ہوا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! 4 اسکیمات اِس نے ڈالی تھیں جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: 4 اسکیمات اس میں ڈالی تھیں۔۔۔(مداخلت)۔۔ سر! میری بات سُنیں مولوی صاحب۔

جناب اسپیکر: سر! میں ایجنڈے پر آ گیا ہوں یہ issue ختم ہو گیا ہے ایک گھنٹہ اس پر بحث ہوئی ہے۔ آپ سب نے بات کی ہے اُنہوں نے کی ہے بات اب مزید میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے یہ ایجنڈا کے بغیر ہم چل رہے ہیں جی۔

میر زابد علی ریکی: ظہور صاحب! اِس میں آپ نے دیا تھا question میں نے کیا تھا۔

جناب اسپیکر: جی زابد علی ریکی صاحب! بولیں آپ۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں ظہور صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی بتائیں ظہور صاحب کو کیا بتانا ہے؟۔۔۔(مداخلت)۔۔۔ آپ بولیں بولیں زاہد صاحب بولیں۔ اپنا سوال کریں تقریباً جی آپ بتائیں ظہور آپ بتائیں۔۔۔۔(معزز رکن بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر! یہ ایوان مچھلی بازار بن گیا ہے۔۔۔۔(معزز رکن بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ again آپ اسمبلی کے سسٹم کے اندر آپ interfere کر رہے ہیں آپ interfere کر رہے ہیں میں آپ کو interfere کرنے نہیں دوں گا۔۔۔(معزز رکن بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔ آپ حق پارٹی کے ہیں آپ تو کہتے ہیں کہ میں حق پارٹی کا ہوں جماعت اسلامی کا ہوں؟ آپ حق دو پارٹی کے ہیں جماعت اسلامی کے ہیں؟ جی ظہور آپ بولیں، ظہور آپ بولیں، آپ بولیں please۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ supplementary سوال کیا پوچھا اُنہوں نے؟

جناب اسپیکر: جی بولیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: سمجھ نہیں آ رہی ہے دوبارہ بتائیں۔

جناب اسپیکر: یہ اپوزیشن والے اگر نہیں بیٹھتے ہیں پھر آپ کے question کو disposed off کر رہا ہوں

سر۔پھر یہ disposed off ہوگا۔ اِس طرح نہیں ہوگا اگر آپ کی اپوزیشن ہے اگر آپ اِس پر خاموش نہیں ہوتے۔۔۔(معزز رکن بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔۔۔سر! یہ آپ کا کام ہے بیٹھنا ہے۔تقریباً اِس کو آپ نے کرنا ہے۔یہ آپ کا question ہے آپ کی ہی پارٹی کا بندہ ہے وہ۔

میر زابد علی ریکی: آپ اِس کو بتا رہے ہیں آپ اگر سوالات جوابات کے پہلے سے اگر آپ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: پہلے بھی ہم نے اپنا جو آپ پہلے بیٹھ گئے۔

جناب اسپیکر: question کی طرف۔

میر زابد علی ریکی: آپ نے مثال ایک بات کرنے کا۔

جناب اسپیکر: جی،جی۔

میر زابد علی ریکی: یہ بات صحیح ہے اگر توجہ ہے،قرارداد ہے،سوال جواب ہے last تک اگر ہمارے منسٹر، cabinet کے member بیٹھ جائیں جیسے آپ نے کہا جو کوئی point of public پر بلوچستان کے issue پر بات کرنا چاہتا ہے،اسمبلی چاہے 2 گھنٹے چلے 3 گھنٹے چلے 4 گھنٹے چلے بیٹھیں تو بہتر ہے ناں۔بھاگنے کی ضرورت تو نہیں ہے جناب اسپیکر! چاہے جو بھی ہو اپوزیشن کے ہوں چاہے گورنمنٹ ٹریژی ہوں last تک میرا یہی کہنا ہے۔

جناب اسپیکر: میں آپ سے گزارش کر دوں ریکی صاحب! ایک بات جو آپ کرتے ہیں پھر آپ کے پیچھے آپ کا ممبر بیٹھا ہوا ہے وہ کر رہا ہے وہی بات آپ کے اگلے side پر وہ بھی یہی کر رہا ہے لیکن آپ کے لیڈر ڈاکٹر مالک صاحب نے اِس پر home minister نے بات کی اُس کے جواب میں،میں نے دوبارہ second time ڈاکٹر مالک کو ٹائم دیا وہ پھر اُس کو جواب دیئے ہیں حالانکہ گورنمنٹ کے reservations ہے کہ last بات آپ ہماری ہونی چاہیئے لیکن میں نے اُن کو مواقع نہیں دیے ڈاکٹر مالک کی بات پر ہی اِن کو ختم کیا ہے۔اِس کے باوجود تقریباً ہر ایک بندہ کہتا ہے میں وہی بات کروں گا کہ جو ڈاکٹر مالک کر رہے ہیں اور اِس کی repetition ہو رہی ہے۔۔۔(مداخلت)۔۔point تو ایک ہی ہے جو رحمت صالح نے کر دیئے،آپ نے کر دیئے ہیں،ڈاکٹر مالک نے کر دیئے میرے خیال میں اِس طرح یہ مناسب نہیں ہے کہ ہر ایک بندہ کہتا ہے کہ میں۔

میر زابد علی ریکی: بات ایک ہی ہے ایجنڈا ایک دو ممبروں نے کہا بس۔

جناب اسپیکر: جی ہاں آپ question پر آجائیں پلیز۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اِس میں جواب مجھے دیا ہوا ہے 24-2025 میں جناب اسپیکر صاحب!

چار اسکیمات ڈالی تھیں۔

جناب اسپیکر: جی، جی

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! جو چار اسکیمات ڈالی تھی یہ چھوٹی اسکیمات ہیں جناب اسپیکر صاحب! ابھی جو PSDP آرہا ہے 27-2026 میں، ڈیپارٹمنٹ نے جناب اسپیکر صاحب! تقریباً تین چار تجاویز بھیجی تھیں واشک ڈسٹرکٹ کے کہ یہ یہ مین روڈ ہے جو واشک اور ماشکیل کو connect کرنے کیلئے تحصیل ماشکیل کو سر! بدقسمتی سے ڈیپارٹمنٹ نے بھیج دیا اور وہ cut گیا جناب اسپیکر صاحب!۔

جناب اسپیکر: کٹ گیا؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں کٹ گیا۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

میر زابد علی ریکی: میں یہی بات کہہ رہا ہوں کہ خدارا ابھی ڈیپارٹمنٹ جب بھیج دیتا ہے وہ P&D ہے یہ House ہے بھئی یہ کیوں؟ جب ڈیپارٹمنٹ خود جانتا ہے ڈیپارٹمنٹ بہتر جانتا ہے وہ اپنا XEN ہے وہاں کے AC کے ہے پوچھتے ہیں اُس کے باوجود جب ڈیپارٹمنٹ کی تجاویز آپ کاٹ دیتے ہیں پھر کام کیسے ہوجاتا ہے؟ ظہور صاحب میں آپ کو یہ share بھی کرانا چاہتا ہوں تحصیل ماشکیل آپ نہیں آئے ہیں ظہور صاحب واشک اور تحصیل ماشکیل کی ایک لاکھ آبادی ہے۔ ابھی آپ کے تقریباً ماشکیل کے بندے ظہور صاحب آتے ہیں چاغی، چاغی سے آتے ہیں خاران، خاران سے پھر واشک جاتے ہیں روڈ نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: آپ کے پاس BSDI پروگرام ہے؟

میر زابد علی ریکی: ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کے پاس BSDI پروگرام ہے۔

میر زابد علی ریکی: جی sir میرے پاس ابھی جو ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا ہوا ہے وہ بالکل میرے پاس ہے میں ظہور صاحب کو whatsApp کروں گا۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں BSDI پروگرام ہے آپ کے ڈسٹرکٹ میں؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں ہے BSDI ہے سر!

جناب اسپیکر: اُس میں accommodate نہیں ہوسکتا؟

میر زابد علی ریکی: اُس میں sir نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ہے؟

میرزابدعلی ریکی: نہیں ہوتا۔

جناب اسپیکر: نہیں ہوسکتا؟

میرزابدعلی ریکی: نہیں ہوسکتا۔

جناب اسپیکر: minister for P&D please آپ تھوڑا ساguide کریں اِن کو۔

وزیرمنصوبہ بندی وترقیات: sir اُن کا جو supplementary سوال ہے یہ سوال نمبر 183 سے related نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: related نہیں ہے؟

وزیرمنصوبہ بندی وترقیات: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیرمنصوبہ بندی وترقیات: وہ جو ہے آنے والے PSDP میں شاہد کوئی اسکیم ڈلوانا چاہتے ہیں۔اُس حوالے سے ہم CM صاحب سے request کرلیں گے واشک کو ترجیح دیں۔

جناب اسپیکر: ok ٹھیک ہے۔یہ question no 183 disposed off۔اگرآپ نے اِس پر ضمنی question کرنا ہے تو پھر اِس پر علیحدہ question لے لائیں۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں اِس کا باقاعدہ ظہور صاحب کو جو ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ share کریں۔

میرزابدعلی ریکی: اِس کو share بھی کروں گا اور CM صاحب سے بات کریں باقاعدہ C&W سیکرٹری بھی اُس میں agree ہے مہربانی کرکے آپ P&D منسٹر ہیں آپ اِس کو ڈال دیں sir۔

جناب اسپیکر: consider کریں اِس کو بولیں۔میر زابدعلی ریکی صاحب question no 183 disposed off میر زابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 184 دریافت فرمائیں۔

☆184۔ میر زابدعلی ریکی، رُکن اسمبلی: **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 06 جنوری 2025**

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکی ہے ہر ترقیاتی اسکیم کا نام اور منظور شدہ رقم کی تفصیل دی جائے نیز یہ بھی بتلایا

جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: minister concered please

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2025۔

مندرجہ بالامدت کے دوران ضلع واشک کیلئے کل 09اسکیمیں منظور کی گئیں اور ان کی کل منظور شدہ لاگت 290.000 ملین روپے ہیں محکمہ منصوبہ بندی وترقیات (P&D) نے 145 ملین روپے کی منظوری دی جبکہ محکمہ خزانہ نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (PHE) سیکٹر ضلع واشک کیلئے 143 ملین روپے جاری کیے۔

جناب اسپیکر: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ question دیا ہوا تھا 25-2024 میں محکمہ پبلک ہیلتھ کے حوالے سے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو اسکیمات دیئے 25-2024 میں پبلک ہیلتھ کے جناب اسپیکر صاحب! ابھی دو سال گزر گئے اِس ongoing اسکیم کے ابھی تک پیسے ریلیز نہیں ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: پیسے ریلیز نہیں ہوئے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: پیسے ریلیز نہیں ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ ٹریکٹروں نے پائپ بچھائے ہیں بور لگائے ہیں باقی جو مشینری ہے ابھی کے پیسے نہیں آئے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! کام اگر آپ ایک اسکیم کی ایک یا دو کروڑ کی واٹر سپلائی آپ اُس کو ایک سال میں complete کریں آپ اُس کو تین سال کھینچتے ہیں کھینچنے کی کیا ضرورت ہے سر! ہم کہتے ہیں جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: ایک اور چیز بھی آپ کے ساتھ share کردوں۔

میر زابد علی ریکی: جی sir۔

جناب اسپیکر: یہ جو re-appropriation ہے اِس دفعہ دوبارہ کافی بڑے پیمانے پر ہوا ہے یعنی آپ کی میں مثال دے رہا ہوں کہ آپ کی اسکیم سے پیسے اُٹھا کے تقریباً کسی اور اسکیم میں ڈال دیتے ہیں کسی سے اُٹھا کے کسی اور میں ڈال دیتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: اِس طرح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: exactly آپ کا point بھی یہی ہے۔

میر زابد علی ریکی: پچھلے سال یہی گئے تھے باقاعدہ یہ جو ڈسٹرکٹ واشک کی اسکیمات تھیں کسی اور ڈسٹرکٹ کا میں نام نہیں لے رہا ہوں وہ پیسے سارے۔۔۔

جناب اسپیکر: ہاں وہ ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اِس طرح کرنا ناجائز ہے۔

جناب اسپیکر: سر! منسٹر P&D صاحب بتائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جناب اسپیکر صاحب! ویسے اصولاً تو یہ ہے کہ ہر اسکیم کی ایک مقررہ ٹائم لائن ہے اُس کو سال، دو سال، تین سال، پانچ سال میں یہ complete کرنا ہے اُسی طرح اُس کا cash plan بنتا ہے لیکن یہاں ہماری کوشش یہی رہی ہے پچھلے سال بھی ہم نے on going، 60% allocation کو دیئے تھے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہی ہمارے ممبران اُنہوں نے الیکشن میں وعدے بھی کیے ہوتے ہیں۔ اپنے علاقے میں نئی نئی اسکیمات لانی ہوتی ہیں تو ہر کسی کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ نئی اسکیم لے آئیں تاکہ علاقے کے عوام کو سہولت فراہم کریں تو اِنہی چکروں میں ہم نے اُس PSDP کا جو سائز ہے اور جو ہماری available fiscal space ہے اُس سے ہم اُس کو کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔ پھر جب اُس کی implementation میں جاتے ہیں تو فنڈ کا مسئلہ ہو جاتا ہے پھر ہم re-appropriation کی طرف جاتے ہیں تو اُس میں کئی ایسی اسکیمات ہیں جو رہ جاتی ہیں ابھی میری اس مرتبہ اپنے CM سے گزارش یہ ہوگی چونکہ وہ ہماری ٹیم کے کیپٹن ہیں اُن کو ہی سارا فیصلہ کرنا ہوتا ہے ہم اُن کی ٹیم ہیں کہ وہ major allocation وہ on going اسکیمات کو دیں گے۔ اگر جب ہم on going اسکیمات کو سپورٹ کریں گے وہ بلوچستان میں ایسی اسکیم بنے گی وہ مقررہ وقت پر پوری ہونگی تو اِس کا فائدہ لوگوں کو مل جائے گا۔ ان کے ثمرات لوگوں کو بروقت مل جائیں گے۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: بجائے ہم نئی اسکیمات کی طرف دوڑیں جو particular اسکیم زابد صاحب نے دی ہے چونکہ یہ تو گورنمنٹ کی پالیسی رہی ہے کہ جو allocated بجٹ ہے وہ تو سب کی ریلیز کر دیئے definitely اِس کے بھی کیے ہونگے اگر نہیں کیے ہیں تو میں P&D کو یا جو concerned آفیسران ہیں اُن کو accountable ٹھہراتا ہوں اُن کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں اگر اُن کو additional grant چاہیے تو اُس کیلئے CM صاحب نے ایک ترتیب بنائی ہے کہ جو concerned ڈیپارٹمنٹ ہے خاص کر irrigation,C&W,public health جن میں جو اپنے فنڈ کو ایک اسکیم سے نکال کے دوسری اسکیم میں ڈالنا چاہتے ہیں تو یہ اختیار متعلقہ محکمے کو دیا اگر وہ

additional فنڈ چاہتے ہیں تو اُس کیلئے CM صاحب نے چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے تو وہ اُن کو دیکھ رہا ہے۔ زاہد صاحب! میرے پاس آجائیں میں دیکھ لیتا ہوں اور میں اِس بات کا حامی ہوں کہ ان کی اسکیم کو جلد از جلد مکمل ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: جلد از جلد مکمل ہونا چاہیے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ظہور صاحب! جو پی ایچ ای کی on going اسکیمات ہیں last میرے پاس ہیں sir میں اِس کو باقاعدہ دے دوں گا۔ وہ چیک کرلیں اور میں نے یہ discuss جب CM نے ہمیں بُلایا تھا اپوزیشن کے سارے ممبروں کو یہ بات میں نے CM House میں discuss بھی کیا تھا کہ CM صاحب ہماری کچھ اسکیمات رہتی ہیں مہربانی کر کے اِس کو آپ اِس سال سے additional میں نہیں مانگ رہا ہوں مگر یہ بدقسمتی سے اِس ڈسٹرکٹ کو دوسرے ڈسٹرکٹ میں من پسند کے مطابق وہ اسکیم ریلیز ہو جاتی ہے۔ جو ڈسٹرکٹ کو ignore کرنا اُن کے فنڈ کو کسی اور جگہ بھیجنا یہ ظلم ہے۔

جناب اسپیکر: آپ ایک کام کریں۔

میر زابد علی ریکی: ظہور صاحب! اجلاس کے بعد اِس کی میں آپ کو detail دے دونگا باقاعدہ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ سے ہے میں آپ کو دے دونگا اُس کو چیک کر کے اُس کو جون سے پہلے ریلیز کرادیں جا کے contactor کام بھی complete کریگا اور complete بھی ہو جائے گا۔ بار بار on going اسکیم آرہی ہے پیسے پتہ نہیں ہے کدھر جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: sir آپ بحیثیت ایک honorable member اپوزیشن کی طرف سے گورنمنٹ کو ایک تجویز دیں کہ آپ آنے والی PSDP میں جتنے بھی آپ کی on going اسکیمیں ہیں پھر اُن کو مکمل کریں جو remaining amount بچتی ہے وہ بے شک آپ اُس پر ایک نئی PSDP بنائیں یہ ایک تجویز جانی چاہیے۔

میر زابد علی ریکی: on going اسکیمات ہیں پانچ، دس اور پندرہ سال کی ساری complete ہیں۔

جناب اسپیکر: اُس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ اُس پر تقریباً پیسے ضائع ہو رہے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جی sir۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے question 184 disposed off زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر agan 185 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب question نمبر 185۔

☆185 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 06 جنوری 2025

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے ضلع واشک محکمہ زراعت کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکی ہے ہر ترقیاتی اسکیم کا نام اور منظور شدہ رقم کی تفصیل دی جائے نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ زراعت نے ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2025۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے ضلع واشک محکمہ زراعت کیلئے (01) اسکیم کی منظوری دی ہے نیز اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ زراعت ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے پوچھا تھا 26-2025 کی پی ایس ڈی پی میں محکمہ زراعت کی کتنی اسکیمات منظور ہوئیں۔ اُنہوں نے دیا ہے جناب اسپیکر صاحب! ایک دی ہوئی ہے مگر مَیں کہتا ہوں اگر ایک دی ہوئی ہے۔ مگر وہاں ایک کام بھی نہیں ہوا ہے۔ جناب اسپیکر! یہ پیسے کدھر گئے کس مد میں گئے، کس کنٹریکٹر، کس ڈیپارٹمنٹ نے اس میں خورد برد کیا ہے۔ میرے سوال دینے کا مقصد یہ ہے۔

جناب اسپیکر: یہ وہ ڈیم والی اسکیم تو نہیں ہے۔ سر! یہ ایگریکلچر کی ہے۔ ایگریکلچر کی ہے، پیسے بھی نکالے ہیں اور گراؤنڈ پر کام نہیں ہوا ہے۔ ٹھیکیدار کون ہے، کونسا ڈیپارٹمنٹ۔ اس کی کیا ترتیب ہے۔

جناب اسپیکر: سر! آپ کا AC اور آپ کا ACS اور آپ کے XENs وغیرہ۔

وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات: جناب اسپیکر! اس پر مَیں monitoring and evaluation wing کو بھیج دیتا ہوں اور اس کی detail inquiry اسمبلی میں submit کردیں گے۔

جناب اسپیکر: very good انکوائری held کریں۔ ٹھیک ہوگیا۔ question No. 185 disposed off again میر زابد ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 186 دریافت فرمائیں۔

میرزابدعلی ریکی: یہ بہت زبردست ہے۔اگر سارے ممبر میرے اِس سوال کو غور سے سنیں۔سوال نمبر 186۔

☆186 **میرزابدعلی ریکی، رُکن اسمبلی:** **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 06 جنوری 2025**

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ جنگلات وجنگلی حیات کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکی ہے ہرترقیاتی اسکیم کا نام اور منظورشدہ رقم کی تفصیل دی جائے نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ جنگلات وجنگلی حیات نے ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2025ء۔

محکمہ منصوبہ بندی کی طرف سے پی ایس ڈی پی 25-2024ء میں ضلع واشک میں جنگلات وجنگلی حیات کیلئے کوئی خاص اسکیم نہیں رکھی گئی ہے البتہ ایک پراونشل اسکیم پی ایس ڈی پی 25-2024 نمبر 2291 کے تحت محکمہ جنگلات نے مبلغ چھیالیس لاکھ سولہ ہزار روپے اس کے لئے ریلز کئے ہیں۔تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔جی

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے دیا تھا کہ 25-2024ء میں جنگلات کے لئے کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی جا چکی ہے۔جواب میں یہ دیا ہے، کہ صوبے نے نہیں دی۔وفاقی اور provincial Assembly کی پی ایس ڈی پی نمبر 24 اور 25 میں نمبر 2291 کے تحت محکمہ جنگلات میں مبلغ چیالیس لاکھ 16 ہزار روپے release کیے گئے ہیں۔جناب اسپیکر صاحب! یہ تقریباً تین دن پہلے۔آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اس اسکیم کی total amount کتنی ہے؟

میرزابدعلی ریکی: 46 لاکھ 16 ہزار روپے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں یہ تو release ہوئے ہیں۔اس کی total amount کتنی ہے۔

میرزابدعلی ریکی: total amount سر! یہ دیکھیں یہ اِس میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کی اسکیم ہے۔آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔

میرزابدعلی ریکی: نہیں ہے اِس میں نہیں دیا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو نہیں بتائیں گے آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔چلیں آگے چلیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب ! جنگلات کے ابھی تین دن پہلے PAC میں ایک para آیا تھا کہ 2019ء سے لیکر 2026ء تک ۔ظہور صاحب سنیں ۔ چھ ارب روپے ریلیز ہوئے ہیں اُس میں وفاقی وصوبائی اسمبلی میں چھ ارب روپے محکمہ جنگلات نے نکالے ہیں اور اُس میں واشک میں سرسبز باغات ہیں بالکل۔یعنی کروڑوں روپے واشک میں باغات کے آئے ہیں ۔ یہ تو 46لاکھ ہیں اس نے گول مگول کر کے جواب دیا ہوا ہے۔ چھ ارب جناب اسپیکر صاحب!یعنی اُنہوں نے ہرڈسٹرکٹ میں کروڑوں روپے درختوں کے حوالے سے وہاں گئے ہیں لیکن ریکارڈ میں کچھ بھی نہیں ہے۔سیکرٹری بھی تھا،ڈیپارٹمنٹ بھی تھا،بھائی یہ چھ،ساڑھے چھ ارب روپے۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ کس مد میں ریلیز ہوئے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: 2019ء سے لیکر 2026ء تک۔

جناب اسپیکر: وہ اسکیم کیا ہے؟

میر زابد علی ریکی: یہ اسکیم جنگلات کے حوالے سے ہیں۔وفاق وصوبائی اسمبلی کی ہیں۔یہ وہی ہیں مَیں نے پیسے نہیں رکھے ہیں۔اُن میں اِنہوں نے گول مگول کر کے چیالیس لاکھ کا کہا ہے۔ یہ چیالیس لاکھ نہیں ہیں جب اُس پیرے میں ہم لوگوں نے دیکھا پی اے سی میں تقریباً وہاں پانچ ،دس کروڑ روپے واشک کی مد میں رکھے تھے۔کہ وہاں ہرجگہ درخت ہوں۔اسی طرح تربت،پنجگور، واشک،قلعہ سیف اللہ اور چمن ہے،ہم خود حیران ہوگئے سیکرٹری کو بولا،سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ میں تو ابھی آیا ہوں۔ بھائی آپ تو ابھی آئے مگر ڈیپارٹمنٹ تو بتا دے کہ یہ چھ ارب روپے کدھر گئے ، یہ کون سے کھاتے میں گئے ،خدارا بھائی اس طرح یہ پیسے ،جناب اسپیکر! اگر پیسے اس طرح آرہے ہوں،اس طرف جارہے ہوں۔

جناب اسپیکر: ACS ڈویلپمنٹ سے اس کی تفصیلی رپورٹ منگوائیں اور اُن سے کہیں کہ ڈسٹرکٹ وائز ہمیں رپورٹ دیں کہ آپ نے کتنے trees لگائے ہیں،اور وہ پیسے کدھر خرچ ہوئے اور کتنی amount آپ کے پاس balance پڑی ہوئی ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: اب یہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پاس ہے۔

میر زابد علی ریکی: نہیں یہ اِدھر لائیں اسمبلی میں دکھادیں۔سر! کم سے کم پتہ تو چلے۔اسمبلی میں لائیں وہ تو ٹھیک ہے پی اے سی میں۔اِدھر سارے ممبروں کو دکھا دیں کہ بھائی یہ حالت ہے۔

جناب اسپیکر: ok یہ already، matter پی اے سی میں ہے۔اُس نے اور میرے خیال میں چیئرمین

صاحب نے اُنکو ٹائم دیا ہے اور اُس کی تفصیلی رپورٹ بھی منگوائی ہے۔ تو ٹھیک ہے آپ wait کریں اس کو آنے دیں۔

میر زابدعلی ریکی: بہرحال سر! یہ بلوچستان میں ظلم ہورہا ہے۔

جناب اسپیکر: تقریباً اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

میر زابدعلی ریکی: کروڑ، دوکروڑ نہیں چھ ارب روپے ہیں چھ ارب اور آنے والے ہیں، ٹوٹل یہ پروجیکٹ میرے خیال سے 15 ارب کا ہے۔ وہ چھ ارب بھی آئیں گے۔ مہینہ دو مہینے کے بعد وہ بھی آئیں گے۔ وہ پہلے والے تو گئے باقی جو آرہے ہیں ان کو خدا کے لئے بچالوان کو کم سے کم کسی جگہ لگادیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر پی اینڈ ڈی یہ کہہ رہے ہیں کہ چھ ارب روپے پہلے گئے ہیں اُن کا کوئی اَتا پتا نہیں ہے مزید چھ ارب آرہے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: دیکھیں! ان کا سوال تو میرے متعلق نہیں ہے محکمہ جنگلات سے ہے۔ لیکن چونکہ اُنہوں نے مجھ سے سوال کیا ہے اور پی اینڈ ڈی تمام اسکیمات کے custodian ہے۔ تو ان کو بھی ہم انکوائری میں ڈال لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: Good

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: اور اس کی رپورٹ پھر اسمبلی میں submit کرلیں گے۔

جناب اسپیکر: . very good بس done ہوگیا۔ question No.186 disposed off زابدعلی ریکی صاحب! آپ کے question ہیں۔ زابدعلی ریکی صاحب! سوال نمبر 187 دریافت فرمائیں۔

میر زابدعلی ریکی: سوال نمبر 187۔

☆ **187 میر زابدعلی ریکی، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 06 جنوری 2025</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ کھیل کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکی ہے. ہر ترقیاتی اسکیم کا نام اور منظور شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ کھیل نے ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2025ء۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ کھیل کیلئے کوئی بھی رقم کی منظوری

نہیں دی ہے۔

جناب اسپیکر: جی minister concerned please

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب ! یہ sports کے حوالے سے مَیں نے دیا ہے ۔کہ 26-2025 میں ڈسٹرکٹ واشک میں فٹ بال، والی بال کے گراؤنڈ بد قسمتی سے زیرو ہیں سر! ایک اسکیم بھی نہیں ہے۔اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ کھیل کیلئے کوئی بھی رقم کی منظوری نہیں ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب !وہ تو نہیں ہوئے ۔آنے والے بجٹ میں ڈیپارٹمنٹ کے لئے ظہور صاحب ابھی آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں kindly سنیں۔جناب اسپیکر صاحب! ابھی ڈیپارٹمنٹ نے 26-2025 میں واشک کے لئے ایک فٹ بال گراؤنڈ دیا ہے پی اینڈ ڈی کو بھیج دیا ہے کہ واشک میں فٹ بال یا کرکٹ گراؤنڈ ہے ڈیپارٹمنٹ نے اچھائی کی ہے اُنہوں نے بھیج دیا ہے۔اور آج اجلاس سے پہلے مجھے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے کسی نے فون کیا کہ یہ کٹ گئی ہے۔یعنی مَیں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے گلہ نہیں کرتا ہوں ۔ڈیپارٹمنٹ جب ڈسٹرکٹ واشک کے لئے ایک فٹ بال گراؤنڈ اور آپ کو کرکٹ گراؤنڈ کی تجویز دی ہے۔ یہ کس حوالے سے ظہور صاحب مَیں آپ سے شیئر بھی کرلوں گا۔ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا بھی ہے اور منظور بھی ہوا ہے۔اور آپ کو بتاؤں جناب اسپیکر! جب مَیں دو دن پہلے سیکرٹری صاحب سے ملا اُنہوں نے کہا پورے بلوچستان میں چار، پانچ ڈسٹرکٹس کے لئے ہم نے فٹ بال اور کرکٹ گراؤنڈ ڈالے ہیں مگر پتہ نہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: سر! پی ایس ڈی پی finalized نہیں ہوئی ہے۔کچھ departmental اسکیم ہیں ۔جن کا حجم بہت زیادہ ہے پی اینڈ ڈی کے پاس پورا پلندہ پڑا ہوا ہے۔کچھ اور اسکیمات ہیں جب final ہونگی زابد ریکی صاحب کے اپنے ہی اچھے تعلقات سی ایم سیکرٹریٹ کے ساتھ ہیں اور آگے پیچھے اُنہوں نے 41 ارب کے ڈیم بھی منظور کرا لیے۔اُن کی چھوٹی موٹی اسکیم ہو جائیگی ۔

جناب اسپیکر: جی۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر! تعلقات تو ٹھیک ہیں سر! CM صاحب کے ساتھ ہیں۔اس میں جھوٹ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: وہ کہتا ہے کہ چالیس ارب روپے کے ڈیم منظور کروایا ہے۔

میرزابدعلی ریکی: اسپیکر صاحب! میری بات سنیں بات یہ ہے ظہور صاحب آپ مہربانی کریں اس کو پی اینڈ ڈی میں کم ازکم نہیں کاٹیں۔ڈیپارٹمنٹ کوچھوڑیں یہ سی ایم تک جائیگا۔اگرسی ایم نے اسکی منظور نہیں دی، گلہ پھرآپ سے نہیں پھرسی ایم صاحب سے مَیں گلہ کرتا ہوں۔آپ یہاں سے بھیج دیں اگرسی ایم نے اس کومنظورنہیں کیا۔

جناب اسپیکر: آپ کہتے ہیں پی اینڈ ڈی کو recommend کریں بجھوادیں۔

وزیرمنصوبہ بندی وترقیات: اسپیکر صاحب! بلوچی میں کہتے ہیں، مجھے کسی سوگند قسم نہیں پکڑے گی نہ اسمبلی ممبران کو پکڑے گی۔نہ انہوں نے مجھے اسکیمات دی ہیں نہ مَیں نے کسی اور کی روکی ہے۔اگران کی بدقسمتی سے اسکیم میرے پاس آکے رُک گئی تو مَیں اسکو بھیج دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: وہ اسکے ذمہ دار ہیں۔

میرزابدعلی ریکی: وہ ذمہ داری اُٹھاتا ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اُن سے ملیں یہ سارے issues کیلئے ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک نشست کریں۔

میرزابدعلی ریکی: یہ میرے تین، چار جوسوالات ہیں سپورٹس اور جنگلات کے حوالے سے ہیں اجلاس کے بعدان سے جاکے۔۔۔

جناب اسپیکر: دیکھیں دوسال تو آپ نے state of inquiry میں ڈال دی ہے۔تقریباً اس کی انکوائری ہوگی۔اس پربھی آپ بیٹھ جائیں۔ question No. 187 disposed off again میرزابدعلی ریکی صاحب! سوال نمبر188 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! کورم پورانہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب! count کریں۔گھنٹیاں بجائی جائیں کورم پوراہونے کیلئے، کورم نامکمل ہے۔

(اس موقع پرگھنٹیاں بجائی گئیں)

(اسمبلی کااجلاس دوبارہ ایک منٹ کے بعدشروع ہوا)

جناب اسپیکر: پوراہوگیا؟ جی۔Queston No. 188 زابدعلی ریکی صاحب دریافت فرمائیں۔

میرزابدعلی ریکی: Question No. 188

☆**188** میرزابدعلی ریکی، رُکن اسمبلی: __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 06 جنوری 2025__

کیاوزیرمنصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست 2024 تاجنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ انرجی کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات

کی منظوری دے چکی ہے ہر ترقیاتی اسکیم کا نام اور منظور شدہ رقم کی تفصیل دی جائے. نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ انرجی نے ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2025ء۔

محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کی طرف سے پی ایس ڈی پی برائے مالی سال 25-2024 اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ انرجی کیلئے 04 عدد ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکی ہے ہر ترقیاتی اسکیم کا نام، منظور شدہ رقم اور دیگر تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر: مطمئن ہیں۔ Question No. 188 disposed off زابد علی ریکی صاحب Question No. 189 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Question No. 189

☆**189** **میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 06 جنوری 2025__

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ سماجی بہبود کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکی ہے ہر ترقیاتی اسکیم کا نام اور منظور شدہ رقم کی تفصیل دی جائے. نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ سماجی بہبود نے ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2025ء۔

اگست 2024 تا جنوری 2025 تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک محکمہ سماجی بہبود کی کوئی ترقیاتی اسکیم پی ایس ڈی پی 24-2025 میں شامل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔ minister concerned please

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! اس میں میں نے دیا تھا 26-2025 کے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: ضلع واشک میں سماجی بہبود کی کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ہے۔ جناب اسپیکر! اِس کے جواب میں دیا ہوا ہے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے ضلع واشک میں محکمہ سماجی بہبود کیلئے کوئی ترقیاتی اسکیم پی ایس ڈی پی 26-2025 میں شامل نہیں کی ہے۔ اور last میں آجائیں جناب اسپیکر! اس میں مختلف ڈسٹرکٹس کے ڈالے ہیں، مجھے اعتراض نہیں ہے۔ یہ دیکھیں اسکیم ڈسٹرکٹ کوئٹہ کی بھی ہیں، پراونشل اسکیم بھی ہے، ڈسٹرکٹ پشین بھی ہے اور اسکیم ڈسٹرکٹ کیچ، قلات، ژوب، پنجگور، صحبت پور، لورالائی اور جعفرآباد مہربانی کر کے ظہور صاحب! کچھ اس دفعہ آپ بھی رحم کریں۔ کچھ اِس پی ایس ڈی پی میں آپ اپنے توسط سے کچھ نہ کچھ کرلیں۔ مہربانی کریں! یہ ابھی دس دن کے بعد پی ایس ڈی پی آئے گی۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: میں اپنے معزز رکن اور دوست کا شکرگزار ہوں کہ وہ مجھ سے رحم کی اپیل کررہے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: حالانکہ میں خود رحم کا طلب گار ہوں۔ اگر اِن پر ظلم کیا گیا تو میں اِن سے معافی مانگتا ہوں۔

جناب اسپیکر: وہ کہتا ہے کہ میں خود رحم کا طلب گار ہوں۔

میر زابد علی ریکی: بس ٹھیک ہے۔ میں آپ کے لئے دعا گو ہوں اور کیا کروں آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: question no. 189 disposed off

میر زابد علی ریکی: ظہور صاحب اس کو دیکھ لیں kindly اگر اس دفعہ جو ہوسکتا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اِن کے ساتھ ایک نشست کریں۔

میر زابد علی ریکی: ابھی دس پندرہ دن ہیں نشست کریں گے۔

جناب اسپیکر: میر اسداللہ بلوچ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 367 دریافت فرمائیں۔

میر اسداللہ بلوچ: Question No. 367

☆367 میر اسداللہ بلوچ، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 22 اکتوبر 2025

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2024-25 کے بجٹ میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اسکیمات کی مد میں کل کسقدر رفنڈز مختص کئے گئے نیز تا حال جتنے فنڈز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں خرچ ہوئے ہیں ان کی مکمل ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: _ جواب موصول ہونے کی تاریخ 23 دسمبر 2025ء۔

جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی. Question No. 367 ظہور بلیدی۔ minister concerned please۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے، جی اسد بلوچ صاحب۔

میر اسداللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! اِس پر میں بات کرنا چاہتا ہوں، مَیں مطمئن نہیں ہوں۔ اس سے پہلے بھی میں نے دوفعہ یہ question raise کیا تھا اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہے کہ وہاں سے سی ایم صاحب اُٹھے اور ظہور صاحب سے کہا کہ آپ میرے ساتھ بیٹھ کر مسئلے کو حل کریں لیکن ایک سال گزر گیا۔ ظہور صاحب میرے پاس نہیں آئے۔ سوال یہاں یہ بنتا ہے ایک پارلیمانی سسٹم اور نظام ہے، یہاں پورے بلوچستان کی پی ایس ڈی پی بنتی ہے۔ ہمارا حلقہ پی بی 29 کی تین لاکھ کی آبادی ہے 2024-25 میں اُن کو فنڈز نہیں دیے گئے۔ تو اس سلسلے میں میں کورٹ گیا اس کی کاپی میں آپ کے ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں کہ کورٹ کا Judgment ہے وہ ہدایت کررہا ہے بلوچستان گورنمنٹ کو، وزیر اعلیٰ بلوچستان کو، چیف سیکرٹری کو، پی اینڈ ڈی کے منسٹر کو۔

جناب اسپیکر: سر! آپ اپنے question سے ہٹ تو نہیں رہے ہیں؟

میر اسداللہ بلوچ: نہیں نہیں اِسی پر ہوں۔

جناب اسپیکر: اس پر آپ کی call attention نوٹس بھی ہے۔

میر اسداللہ بلوچ: ہے لیکن آپ نے اکھٹے۔

جناب اسپیکر: لیکن آپ سوال پڑھیں۔ سوال میں میں نے یہ کہا ہے کہ 2024-25 کے بجٹ میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اسکیمات کی مد میں کل کس قدر رفنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ نیز تا حال جتنے فنڈز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں خرچ ہوئے ہیں انکی مکمل ضلع وار تفصیل دی جائے؟

میر اسداللہ بلوچ: اس میں ناانصافیاں یہ جو پلندہ ہے جناب اسپیکر! ایسے بھی ڈسٹرکٹس ہیں جہاں تیس ارب روپے

گئے ۔ایسے بھی ڈسٹرکٹس ہیں جہاں اٹھارہ ارب روپے گئے ہیں ۔ایسے حلقے ہیں جہاں پندرہ ارب روپے گئے ہیں اور یہ حلقہ جہاں سے عوام نے مجھے مینڈیٹ دیا ہے وہاں ایک ٹیڈی ایک پیسہ نہیں دیا گیا ہے ۔تو اِسی سلسلے میں جب میں نے پچھلی دفعہ جو سوال کیا تھا سی ایم صاحب اُٹھے انہوں نے کہا اس مسئلے کو ہم حل کریں گے کیونکہ فلور پر جو کہا جاتا ہے اس کی اہمیت ہے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ مسئلے کو حل کریں۔

جناب اسپیکر: یاد ہے مجھے بالکل اُنہوں نے ایسا کہا تھا۔

میر اسد اللہ بلوچ: وہ حل نہیں ہوا اِس فلور کی اہمیت ہے ہم یہاں آتے ہیں آپ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس مجلس کو احترام کے ساتھ سننا اور مسئلے کو حل کرنا ہے یہ پارلیمانی طرز سیاست کی ایک شق ہے ایک کڑی ہے ۔میں کورٹ میں گیا تھا آپ اس کو ریکارڈ کا حصہ بنائیں ۔معزز عدالت نے اپنی Judgment میں کہا ہے کہ ایک حلقہ کو کیوں فنڈ نہیں دیا گیا لہٰذا آنے والے بجٹ میں اس کو adjust کریں ۔2025-26 میں adjust نہیں ہوا ہے تو اِسی پر میں آنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر! میرے حلقے کی آبادی تین لاکھ ہے جب وہاں لوگوں کو فنڈز نہیں ملتے ہیں ، یہاں باتیں ہو رہی ہیں صادق صاحب نے بات کی باقی آپکے منسٹر صاحب نے بات کی لاء اینڈ آرڈر کی situation کی بات یہ تاریخ گواہ ہے کہ جب ناانصافی ہوگی تو لاء اینڈ آرڈر situation ، maintain نہیں ہوگا ۔سرکار کو چاہیے کہ ہوش کے ناخن لے آج پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر خود اُٹھ کر کہہ رہے ہیں کہ ہم مطمئن نہیں ہیں ہماری جان و مال کو خطرہ ہے یہ سارا ناانصافی کی وجہ سے ہے جناب اسپیکر! اگر یہ ناانصافی کا سلسلہ چلتا رہا تو کیا ہوگا اس کا کوئی کہتا ہے کہ مذمت کریں انصاف کے تقاضے پوری کریں سچ کا ساتھ دیں ، جو زمینی حقائق ہیں بلوچستان کے ان پر نظر ڈالیں پھر آپ ایک جگہ بیٹھ کر کسی رزلٹ پر آسکتے ہیں ۔اگر زمینی حقائق پر اپنی آنکھوں پر پٹی باندھیں گے آپ سچائی کو نظر انداز کریں گے ناانصافی ہوگی تو میرے حلقے کے تین لاکھ عوام سرکار سے پوچھنا چاہتے ہیں کیا ہم علاقہ غیر کے ہیں؟ ، ہم ایران ، انڈیا یا عراق کے ہیں؟ کیوں اِس کو حق نہیں دیا جا رہا ہے تو میں پورے بلوچستان کے عوام سے اس وقت مخاطب ہوں ، میں میڈیا سے مخاطب ہوں آپ کے توسط سے کہ کیوں اِس حلقے کو نظر انداز کیا گیا تو اِس سے یہی ہوگا جب مَیں اپنے علاقے میں جاتا ہوں تو کیا مَیں اِس گورنمنٹ کی تعریف کرتا ہوں کہ یہ اچھے کام کر رہی ہے ۔تو لوگ جب یہی بات ہوئی کہ قوم اکھٹی ہو تو اُس نے یہاں کہا کہ یہ جنگ ہے قوم اکھٹی ہوئی تب ہم مقابلہ کر سکتے ہیں ، قوم ساتھ نہیں ہے ۔جا کر treasury والوں سے کہا کہ سو بندے اکھٹے کریں قوم ساتھ نہیں ہے ۔کیوں؟ ناانصافی ہے ، جب ہر ایک بندہ کو ، اپنے حلقے کے لیے ڈسٹرکٹ کے لیے چاندی کا روڈ یا سونے کا روڈ بناؤ لیکن ہمارے غریب لوگوں کی جنہوں نے اُمید کے ساتھ اپنا درد لے کر ہمیں ووٹ دیا اُن کو کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے ، یہ ناانصافیاں ہی law & order کی situation جنم دیتی

ہے۔ یہ آگے چل کر تضادات میں جاتی ہیں تو جب ناانصافی ہوگی کسی جگہ پر انصاف نہیں ہوگا تو ناانصافی کی پھر یہ توقع کیوں کرتے ہیں۔ جو لوگ امن کے طلبگار ہیں اُن سے مَیں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں۔ جب انصاف کے تقاضے پورے کیئے جاتے ہیں تو لوگ آپ کے ساتھ ہوں گے جب عوام ساتھ ہونگے تو یقیناً آپ کی جیت ہوگی اِس وقت بلوچستان میں آج آپ کے سیکرٹری منسٹر ہوم صاحب نے بات نہیں کی اُن کے والد صاحب میرے دوست تھے ہم اکھٹے تھے BNYM کے زمانے میں مجھ سے کہا کہ آج میرے گھر کی یہاں بات کی وہ اپنی بات نہیں کرنا چاہتا تھا کہا کہ منگوچر میں میرے گھر کا اس وقت بالکل گھیراؤ کیا ہے، ایک جانب میرے گن مین اور دوسری جانب وہ لوگ ہیں، تو یہاں جب یہ صورتحال ہوتی ہے یہی صادق صاحب نے بھی کہا تو یہ گورنمنٹ کے دور میں ایک چیز ہوگئی۔ جب یہ گورنمنٹ form ہوئی اُس وقت بلوچستان کی situation کیا تھی اِس کے form ہونے کے بعد جنہوں نے عہد کیا کہ بلوچستان میں امن لائیں گے اِس وقت صورتحال کیا ہے اُس وقت بلوچستان میں اگر ایک ہزار بندے پہاڑوں پر تھے غلط پالیسی کی وجہ سے آج بلوچستان میں ہزاروں نوجوان پہاڑوں پر گئے ہیں۔ کیا فائدہ ہوا؟ یہی پالیسی ہوتی ؟ جو policy maker بیٹھے ہیں سنجیدگی سے بیٹھتے وہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ، اِسی لیے رب العالمین نے جنت اور دوزخ کے دو پیمانے رکھے ہیں جو غلط ہے دوزخ میں جو صحیح ہے وہ جنت میں۔ یہاں تو دوزخ ہی دوزخ ہے جنت کا کوئی تصور ہی نہیں ہے ہر ایک کو پکڑ کر دوزخ اور آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں تو یہ کہاں سے انصاف ہوگا اِس لیے جو فطرت کا قانون ہے آپ فطرت کے قانون کے جب خلاف جائیں گے تو اِس سے بڑی اور ناانصافی کیا ہوگی میرے حلقے میں مَیں آپ کو بتادوں اسپیکر صاحب! ٹھپے کے ووٹ نہیں ہیں میں 47 والا نہیں ہوں یہ مَیں آپ کو بتادوں اگر کعبہ میں کوئی آنا چاہتا ہے ایک ایک غریب نے مجھے ووٹ دیا ہے، ابھی اُس کے فنڈ آپ روک لیتے ہیں تو ظاہر ہے مَیں وہاں 6،5 ہزار کا بڑا جلسہ کرتا ہوں مَیں کہتا ہوں اِس ملک میں انصاف نہیں ہے تو اِس کے اثرات کیا ہوں گے؟ مَیں کسی کو غلط direction پر لے جانا نہیں چاہتا ہوں لیکن انصاف مانگتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب! اِسی فلور پر آپ کے سامنے جو وعدے کیئے گئے۔

جناب اسپیکر: آپ کا جو calling attention notice آئے گا تو اُس پر آپ مزید بات کریں۔

میر اسد اللہ بلوچ: مزید اُس پر مَیں بات کروں گا اُس کا جواب دے دیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر P&D آپ اِس سلسلے میں کچھ کہنا چاہیں گے یا پھر اس کو فی الحال disposed off کر دیں؟ disposed off کرتے ہیں اِس کو۔ Question No. 367 disposed off۔ سید ظفر علی آغا

صاحب آپ اپنا سوال نمبر 383 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: Question No. 383

جناب اسپیکر: جی منسٹر concerned please

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: پڑھا ہوا تصور کیا جائے

☆**383 سید ظفر علی آغا رکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 نومبر 2025ء۔__

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 25-2024 کے پی ایس ڈی پی میں ضلع پشین کی ترقیاتی اسکیمات کیلئے کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے محکمانہ وار مختص شدہ فنڈز اور تاحال کتنی رقم جاری کی گئی ہے۔ نیز رواں سال جتنی رقم مختص کی گئی ہے کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 23 دسمبر 2025ء۔

جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! میرا question کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ میں نے ایک سوال کیا اُس سوال کا بالکل آخری پراگراف میں پڑھ لیتا ہوں کہ رواں سال میں جتنی رقم مختص کی گئی ہے اس کی بھی مکمل تفصیل دی جائے۔ جناب اسپیکر! میں نے 25-2024 کا پوچھا ہے۔ یہاں منسٹر صاحب نے مجھے تقریباً سارے جتنے بھی محکمے ہیں C&W سے لے کر Irrigation سے لے کر سارے محکموں کا مجھے وہ پکڑوایا ہے جناب اسپیکر! مگر اصل میں اِس question میں میرا مقصد یہ تھا میں گھر سے لکھ کر کے لایا کیونکہ یہ دو دن پہلے میرے آفس آئے تھے۔ جناب اسپیکر! P H E ایک ڈیپارٹمنٹ ہے آپ یقین جانیں اِس ٹائم میں تو حیران ہوتا ہوں ہم جب بھی schemes رکھتے ہیں PHE کی وہ incomplete ہوتی ہیں۔ اُس کے incomplete ہونے کا مقصد بھی مجھے سمجھ نہیں آتا منسٹر صاحب میں روانہ کر دیتا ہوں یہ schemes، 2024-25 اور 2023ء کے بھی ہیں جناب اسپیکر! اِس کے Z Codes آرہے ہیں یہ P&D منسٹر صاحب کو دے دیں۔

جناب اسپیکر: یہ جو آپ کو پیسے release ہوئے ہیں 5784.49 million۔ یہ release ہوئے ہیں

سید ظفر علی آغا: اُس پر بھی میں آتا ہوں اِسی لیے وہ میں نے پکڑائے ہیں میں نے کہا کہ P&D منسٹر صاحب دیکھ لیں۔ اچھا یہاں release ہوئے ہیں on ground کام ہی نہیں ہے۔ میں حیران ہوں میں نے Z Codes کے ساتھ منسٹر صاحب آپ کو بھیجے ہیں آپ سے گزارش صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ انکوائری conduct کریں جو

مَیں نے آپ کو کچھ schemes بھیجی ہیں آپ کو خود دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر آجائے گا کہ یہاں جو پیسے release ہوئے ہیں محکمے نے جو کیئے ہیں ground reality کیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ سب ڈیپارٹمنٹس کے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: مَیں نے سب کے نہیں مَیں نے کچھ PHE اور C&W کے نکالے ہیں۔

جناب اسپیکر: C&W اور PHE کے آپ نے نکالے ہیں؟

سید ظفر علی آغا: جی سر! اگر اِسی طرح آپ دیکھیں گے آپ یقین کریں جناب اسپیکر! مَیں تو حیران ہوتا ہوں کس چیز پر مطلب بات کریں ہر پروجیکٹ کو آپ اُٹھا کر دیکھ لیں اُن کے ٹینڈر رہو چکے ہوتے ہیں اُن کی release ہو چکی ہوتی ہے ground reality پر جب آپ جاتے ہیں سروے کرتے ہیں یا مَیں خود جاتا ہوں اُن کی allocation, for example اگر 50% آ بھی چکی ہوتی ہے تو ground reality یہ ہوتی ہے کہ وہ 20% یا 30% کام ہو چکا ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ آپ کی بڑی اچھی اُنہوں نے تقریباً progress لکھی ہوئی ہے آپ کو بہت سارے پیسے گئے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! یہ Z Codes مَیں آپ کو بھیجتا ہوں اُس دن جب انکوائری ہوگی اور انکوائری کے ساتھ یہ آئیں P&D منسٹر، آپ خود دیکھ لیں گے کہ یہ release کتنے ہوئے ہیں اور ground reality پر کام کتنا ہوا ہے اور جو پیسے محکمے کو دیئے گئے ہیں وہ بالکل۔۔۔

(اذانِ عصر)

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی پلیز۔

سید ظفر علی آغا: مَیں نے کچھ Z Codes منسٹر صاحب کو بھیجے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی پلیز آپ continue کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ نماز کے لیے وقفہ کر دیتے ہیں ایجنڈا سارا پڑا ہوا ہے۔

سید ظفر علی آغا: جٹک صاحب! آپ بیٹھ جائیں بار بار آپ نکل رہے ہیں جٹک صاحب آپ کدھر جا رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: جی ظفر آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِس میں بہت سے 2023,2021 کے ایسے وہ ہیں یہاں allocation % 100

دیئے ہیں کہ اس کو release ہو چکے ہیں۔ ground reality پر مَیں نے محکمے کو بار بار اِس Z Codes کے بارے میں WhatsApp بھی کیئے خود دفتر بھی گیا ہوں۔ P&D منسٹر صاحب آپ سے گزارش کرتا ہوں اس پر آپ ایک inquiry conduct کریں آپ اِس کا پورا ریکارڈ منگوالیں۔ لوگوں کی schemes ہوتی ہیں لوگ خوش ہوتے ہیں کہ یہ فلاں MPA نے مجھے اسکیم دی ہے مگر اُس کے حالات یہ ہوتے ہیں جناب اسپیکر! کہ ground reality پر کچھ نہیں ہوتا ہے یہاں ایک bridge ہے مَیں آپ کو اِس کی ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں یہ 313 million کی ہے جناب اسپیکر! اِس کو آپ دیکھ لیں 0% اِس کا expenditure ہے اِس پر ابھی تک کام ہی نہیں ہوا ہے اور کب کا ہے 2021ء کا ہے جناب اسپیکر! اِدھر دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: یہ کون سے page پر ہے؟

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِس کا سیریل نمبر 33 ہے میرے خیال سے اِس طرح کی تقریباً آپ کو بہت سی گنوا سکتا ہوں با قاعدہ جو مَیں نے خود visit کیا ہے۔ مگر یہ مجھے سمجھ نہیں آتی جناب اسپیکر! پیسے بھی دھڑا دھڑ release ہو رہے ہیں اور کام بھی نہیں ہو رہے اور یہ دوسرا جناب اسپیکر! آپ نے بھی شاید اپنی constituency میں محسوس کیا ہوگا PHE تین ٹینڈرز کرتا ہے جناب اسپیکر! بور کا الگ، سول ورک کا الگ کرتا ہے۔

جناب اسپیکر: sorry to discontinue you یہ کوئی 43 پر تھا construction of bridge 140 RFT with appoach road and structure work یہی ہے؟

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! نہیں نہیں یہ سیریل نمبر 33 ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب دِکھائیں ذرا یہ کون سے page پر ہے۔

سید ظفر علی آغا: اِسی fourth page پر۔

جناب اسپیکر: چلیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! بالکل fourth page پر میں آپ کو بھجوا دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے چلیں۔

سید ظفر علی آغا: اچھا جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ اِس میں progress zero ہے؟

سید ظفر علی آغا: zero ہے اور دوسرا جناب اسپیکر! آپ نے بھی اپنی constituency میں یہ محسوس کیا ہوگا کہ PHE کو جب ہم سکیم دیتے ہیں جناب اسپیکر! یہ تین ٹینڈرز اِس پر ہوتے ہیں میں تو حیران ہوتا ہوں 1 ملین پر تین

ٹینڈرز کیسے ہو سکتے ہیں؟ بور کا الگ، سول ورک کا الگ اور سولر کا الگ، اُس میں contractors مختلف ہوتے ہیں اُس وجہ سے یہ کام بھی رہ جاتے ہیں اور کام بھی نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے جناب اسپیکر! اِتنا کمزور آج کل PHE جو بور لگا رہا ہے جناب اسپیکر! آپ یقین کریں کہ بندہ پریشان ہو جاتا ہے اُس کی casing third class کی ہوتی ہیں اِس سے اچھا LG ہے جو لوکل گورنمنٹ ہے آپ یقین کریں آپ لوکل گورنمنٹ کو وہی پیسے پکڑا دیں وہ جا کے اِتنا زبردست بور لگاتی ہے اُس کا سولر آپ دیکھ لیں کہ A گریڈ مگر PHE کا پشین میں اِس ٹائم آپ یقین کریں۔۔۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے یہ اسکیم کس سال کی ہے؟

سید ظفر علی آغا: یہ 23-2022 کے ہیں میں منسٹر صاحب! آپ کو بھجوا دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ہاں بھجوائیں تقریباً، MPA صاحب کون تھے؟

سید ظفر علی آغا: آپ ریکارڈ نکال کے دیکھیں سیکرٹری صاحب آپ کو بتا دیں گے مگر اِس میں صرف اور صرف یہ کہ وہ پروجیکٹ ابھی تک جوں کا توں ہے اُس پر کام نہیں ہوا ہے جناب اسپیکر! بہت شکریہ۔ صرف میں منسٹر صاحب سے یہی کہتا ہوں کہ آپ اِس پر تھوڑی سی اِنکوائری کرلیں on ground چلے جائیں کہ یہ کام ہو بھی چکا ہے یا نہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: آپ کو تو اچھی طرح پتہ ہے کہ P&D کا کام صرف PSDP بنانا اور اِسکیمات کی authorization دینا اُن کے ایڈیشنل فنڈز کا بندوبست کرنا جو اس گورنمنٹ آف بلوچستان نے جو اُس کی ذمہ داری لگائی ہے۔ execution وہ متعلقہ محکمے کا کام ہے اور یہاں تک reality یہ ہے کہ اکثر جو ہمارے حلقوں کی اسکیمات ہیں وہ ایم پی ایز کی طرف سے آتی ہیں اور وہاں کے جو XENs ہیں مختلف ڈیپارٹمنٹس کے وہ بھی ایم پی ایز کی recommendations سے آتے ہیں تو اِس پر کام کیوں نہیں ہوا، فنڈز اتنے زیادہ کیوں گئے اور XEN کون تھا، اسکیم proposed کس نے کی، تو یہ میں monitoring and evaluation team والوں کو بھیج دیتا ہوں لیکن پشین کے دو ایم پی ایز، جے یو آئی کے ہیں ایک شاید ہماری پارٹی کا ہے وہ بھی اُن کا الگ ڈسٹرکٹ بن چکا ہے تو یہ سوال میری سمجھ میں نہیں آیا تو اِس کی جو اِنکوائری ہوگی تو وہ رپورٹ اسمبلی کو submit کر دیتے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی جی۔

سید ظفر علی آغا: ایک تو PHE کا منسٹر ہے نہیں، سوال تو اُنہی کا بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! آپ جس question کا ذکر کر رہے ہیں مَیں نے سیکرٹری سے بھی پڑھوایا ہے یہ تو کچھ اور چیز ہے جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ یہ لکھا ہوا ہے یہاں 33 پر on-going اسکیم ہے construction of bridge 140 RFT with appoach road and structure work at killi Sufianzai

سید ظفر علی آغا: سفیانزئی۔

جناب اسپیکر: یہی ہے؟

سید ظفر علی آغا: یہی ہے۔نہیں وہ آپ نے سمجھا نہیں۔ میں نے جو Z Codes دیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ تو C&W کا ہے۔

سید ظفر علی آغا: میں دوبارہ آتا ہوں میں نے جو Z Codes کیا ہے وہ PHE کے منسٹر صاحب کو دیا آپ اُدھر دیکھ رہے تھے سنا نہیں۔

جناب اسپیکر: یہ PHE کا تو نہیں ہے۔

سید ظفر علی آغا: اور جو ابھی میں نے دوسرا سوال کیا وہ C&W کا ہے میں نے دو سوال کیے تھے جناب اسپیکر! اور دونوں میں نے منسٹر صاحب کو بھجوا بھی دیئے۔ اِس کو آپ دیکھیں 2021 کا یہ پروجیکٹ ہے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ جو concerned minister ہے وہی اِس کی reply دے سکتا ہے P&D کے منسٹر کا تقریباً اس کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

سید ظفر علی آغا: یہی تو میں کہہ رہا ہوں منسٹر صاحب آتے نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: C&W اور PHE کا ہے۔

سید ظفر علی آغا: اسپیکر صاحب! ہم جو رونا روتے ہیں آپ بھی ہمیشہ رولنگ دیتے ہیں کہ آپ لوگ حاضر ہوں۔ کم سے کم کچھ سیکرٹری صاحبان ہوتے ہیں ہماری فریاد سننے کے لئے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری PHE آئے ہوئے ہیں؟ کوئی آیا ہے؟ تو یہ کیسے اُس میں آ گیا؟ یہ C&W کا اور PHE کا question اُنہوں نے P&D سے کئے ہیں؟ یہ تو پھر کیسے ہو سکتے ہیں تقریباً؟ چلے anyway۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ سیکرٹری کو رولنگ دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں رولنگ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن یہ آپ کا سوال ہی پہلے یہ ہے کہ آپ نے محکمہ منصوبہ بندی

سے سوال کیا ہے۔

سید ظفر علی آغا: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: حالانکہ یہ آپ کا سوال PHE اور C&W کا ہے۔

سید ظفر علی آغا: بالکل۔ میرے سوال کا مقصد یہی تھا کہ ایک دفعہ یہ آ جائے پھر اُس کے اندر میں نے Z Codes کا جو میں نے خود مطالعہ کیا تھا وہ میں نے منسٹر صاحب کو بھجوادی ہے۔ کہ آ پکے اس پر ریلیز ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ کا یہ question ہم defer کرتے ہیں اور next session میں دونوں کو بلا لیتے ہیں سی اینڈ ڈبلیو اور PHE کو۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! ٹھیک ہے۔

سید ظفر علی آغا: ٹھیک ہو گیا۔ ظفر آغا کا question no 383 کو defer کر رہے ہیں next session میں اِس سوال کے متعلق سیکرٹری PHE اور سیکرٹری C&W دونوں کو یہاں حاضر ہونا چاہیے۔ اگر آپ کی اِجازت ہو کوئی 10,15 منٹ کے لیے نماز کا وقفہ کیا جائے؟ جماعت کا ٹائم ہے؟ 15 منٹ کے لیے انشاء اللہ we back on quarter past 6 oclock

(نمازِ عصر کیلئے 5 بجکر 57 منٹ پر 15 منٹ کا وقفہ کیا گیا)

(نماز عصر کے وقفہ کے بعد دوبارہ اجلاس 6 بجکر 30 منٹ پر شروع ہوا)

جناب اسپیکر: سر! ایک منٹ تشریف رکھیں اپنی سیٹوں پر honorable members please

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): جناب اسپیکر! ایک request ہے کہ ایک ممبر بارہ بارہ سوال کرتے ہیں تو کیا اس کا کوئی قانون ہے کہ کتنے سوال ایک ممبر کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! جی ہاں کر سکتا ہے۔ اچھا یہ میں تھوڑی سی آپ لوگوں کو update کردوں کہ یہ ہمارا ہمارا question۔۔۔

وزیر محکمہ آبپاشی: یہ جو ہمارے تین بل ہیں پلیز پہلے یہ تو کریں۔

جناب اسپیکر: کیا کریں؟

وزیر محکمہ آبپاشی: سرکاری بل جو آئے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ آج چونکہ question hour ختم ہو چکا ہے بلکہ ہم اُس سے بھی exceed کر گئے ہیں تو remaining questions ہیں۔ .322.426.447.354.378 question no اور 486

یہ تمام questions جو کے محکمہ منصوبہ بندی اور محکمہ کھیل سے متعلق ہیں ان کو defer کیا جاتا ہے next session تک۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! منسٹرز ایم پی ایز سارے موجود ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں question hour ختم ہوگیا ہے ایجنڈا بہت پڑا ہوا ہے پیچھے تقریباً ہو نہیں سکتا ہے۔ question hour جو ہمارے پاس question answer کے لیے ایک گھنٹہ ہوتا ہے ہم اُس سے بھی exceed کر گئے ہیں تقریباً اس لیے اُس کے مطابق چلیں گے۔ کوئی بات نہیں next session میں آجائیں گے۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹسز۔

میر اسداللہ بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

میر اسداللہ بلوچ: thank you جناب اسپیکر! وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی ترقی کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کروائینگے کہ مالی سال 2024-25 کے PSDP میں بلوچستان کے 64 اراکین اسمبلی کے لیے ترقیاتی فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ تاہم میرے حلقہ انتخاب PB-29 پنجگور کے لیے مالی سال 2024-25 کے PSDP میں کوئی ترقیاتی فنڈز مختص نہیں کیے گئے۔ اس ناانصافی پر میں نے عدالت عالیہ بلوچستان سے رجوع کیا جس پر عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں واضح ہدایت جاری کیے کہ PB-29 پنجگور کے لیے مالی سال 2024-25 کی ترقیاتی فنڈز مختص کیے جائیں۔ لیکن عدالتی احکامات کے باوجود BP-29 پنجگور کے لیے مالی سال 2024-25 کے ترقیاتی فنڈز تاحال جاری نہیں کیے گئے اس کی وجہ سے علاقے کے عوام میں شدید بے چینی اضطراب پایا جاتا ہے۔

لہذا وزیر موصوف ازراہ کرم مطلع فرمائیں کہ BP-29 پنجگور کے لیے مالی سال 2024-25 کے ترقیاتی فنڈز جاری نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: جی اسداللہ بلوچ

میر اسداللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! میں اس پر تھوڑی بات کرلوں پھر بعد میں منسٹر صاحب جواب دیں۔ جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان ایک پسماندہ صوبہ اپنی جگہ پر ہے قدرت نے یہاں وسیع پیمانے پر اتنی دولت دی ہے کہ صرف ایک ہی ضلع کی دولت کو بلوچستان پر خرچ کیا جائے تو بلوچستان کی تمام محرومیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن احساس محرومی کی سب سے بڑی وجہ ناانصافی ہے کیوں کہ گورنمنٹ کو چلانے کے لیے جب PSDP بنائی جاتی ہے کہیں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ جب یہاں فلور پر وہ بات کرتے ہیں کہتے ہیں کہ بلوچستان کی ترقی۔ بلوچستان کی PSDP وہ وہاں آپ

کی cabinets سے جو approval ہو کر آتی ہے پھر یہی PSDP یہاں اس اسمبلی کی majority پر سارے ہاتھ اُٹھا کے اس کو پاس کرتے ہیں۔تو اُسی حلقے میں جناب اسپیکر صاحب! ایک حلقہ پنجگور میں BP-29 ہے جس کی آبادی مجموعی طور پر تین لاکھ ہے تو یہ سوال میں کرنا چاہتا ہوں پورا ہاؤس بیٹھا ہوا ہے آپ کے توسط سے آپ کی رائے لینا چاہتا ہوں کہ کیا میں نے اپنا ذاتی طور پر کوئی فنڈ مانگا ہے؟ میں نے اپنے ذاتی باغ کے لیے کوئی فنڈ مانگا ہے؟ اپنے ذاتی گھر کے لیے کوئی فنڈ مانگا ہے؟ وہ نہ دیں اگر وہ مجھ سے کوئی اُن کا گلہ ہے تو میری تنخواہ وہ بند کر سکتے ہیں۔ مجھے تنخواہ نہ دیں لیکن ہماری عوام نے کیا گناہ کیا ہے اُن کا کیا قصور ہے اس کا پیمانہ کیا ہے؟ اس کا mechanism کیا ہے ہونا تو یہ چاہیے کہ جنہوں نے پچھلے ادوار میں جو ترقیاتی کام کیے زمین پر موجود ہیں اُن کو دیکھ کے اُن کی بنیاد پر پھر یہ فیصلہ کرے کہ جہاں فنڈ نہیں ہوئی ہے اور جہاں پیسے صحیح لگے ہوئے ہیں ایسے ایم پی اے سے نمائندوں کو فنڈز دیے جائیں تاکہ احساس محرومی ختم ہو۔ ایک عجیب سوال بنتا ہے یہ سوال میں کس سے کروں چیف سیکرٹری سے کروں؟ وزیراعلیٰ سے کروں؟ سر! آپ سے کروں؟ ظہور صاحب تو قابل رحم ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں تو قابل رحم ہوں میرے اُوپر تو ظلم ہو رہا ہے میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اور حقیقت ہے کہ جب PSDP بنتی ہے تو P&D department کا مینڈیٹ ہے اُس کا domain ہے اُس پر تو تالا لگ جاتا ہے پتہ نہیں کہاں سے یہ بنتے ہیں اور کہاں سے آتے ہیں۔تو اس لیے میں کہتا ہوں جب فیصلے ہوتے ہیں جہاں جہاں فیصلے ہونے کے ادارے موجود ہیں اُن کو مفلوج کیا جاتا ہے۔غلط direction سے جب آپ جاتے ہیں تو اُس کے results صحیح نہیں ہونگے۔آپ کے پاس میں کورٹ میں گیا کورٹ کی ایک judgment ہے آپ کے پاس تو میں اُس judgment کی direction جو دی گئی ہے اُس کے حوالے سے آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ رولنگ دے دیں جو ذمہ دار ہے اس کے اس ہائی کورٹ کی judgment پر عمل درآمد کریں۔یہی تقاضہ ہے اور یہی انصاف ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔done done جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: شکریہ جناب اسپیکر! میر اسد صاحب کا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے وہ میں اُن کی بات کا اُن کا احترام کرتا ہوں۔ مجھے یہ علم نہیں ہے کہ 25-2024ء کی جو PSDP میں حلقہ PB-29 میں کتنی اسکیمات آئی ہیں یا نہیں آئی ہیں۔نہیں آئی ہیں تو کیا وجوہات ہیں؟ البتہ کچھ ایم پی ایز ایسے ہیں کہ جن کے حلقوں میں جائیں تو اُن کی کارکردگی وہاں نظر آتی ہے۔ جیسے تربت ہے یا پنجگور ہے تو پنجگور میں اچھا خاصا میر اسد صاحب نے اپنے دور میں وہاں پر کام کیا ہے۔ یونیورسٹی بنی ہے ایگریکلچر کالج بنا ہے سڑکیں کشادہ ہوئی ہیں اور سب کو نظر آتا ہے۔تو میں وزیراعلیٰ صاحب سے سفارش کروں گا کہ اُن کی جو اگر 25-2024ء میں اُن کے حلقے کے ساتھ اگر زیادتی ہوئی ہے تو آنے والے بجٹ

میں اُن کا ازالہ کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے Thank you very much میں اِس پر یہ direction دے رہا ہوں کہ اب یہ جو کورٹ کا آرڈر ہے اِس کو چیف سیکرٹری کے پاس بھجوایا جائے اور اے سی ایس ڈویلپمنٹ کے پاس کہ اُن کو بتائیں کہ یہ issue کورٹ کی instructions اور order کے مطابق اِس کو ڈیل کریں۔ مولوی نور اللہ صاحب، جی اسد بلوچ صاحب کا mic on کریں۔

میر اسد اللہ بلوچ: اِس میں DFA کی جو زمین تھی پنجگور۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر اسد اللہ بلوچ: پھر اس میں آپ نے رولنگ دی، اُس رولنگ کے حوالے سے اپنے ڈپٹی کمشنر کو لکھا ہے ڈپٹی کمشنر نے اپنی رپورٹ یہاں بھیجی اور اُس میں یہی کہا تھا کہ یہ زمین DFA کی ہے پھر نیچے ایک line پر اُنہوں نے کوٹ کر کے لکھا تھا کہ پھر بھی آپ تسلی کے لیے Revenue Department میں اِس کی تصدیق کریں Revenue Department نے آپ کے لیٹر کا جواب دے کے تصدیق کیا کہ یہ زمین DFA کی ہے مہربانی کر کے آپ وولنگ دے دیں ڈپٹی کمشنر کو ہدایت دیدیں جس کی زمین ہے اُن کے حوالے کریں۔

جناب اسپیکر: Board of Revenue کا اِس پر decision آیا ہے۔

میر اسد اللہ بلوچ: جی جی۔

جناب اسپیکر: brief اُس کا آیا ہے ڈپٹی کمشنر کو بتائیں اور اُن کو لیٹر بھی لکھیں اور اُن کو ٹیلی فون بھی کر کے بتایا جائے کہ Board of Revenue نے جو decision دیا ہے اُس کی روشنی میں جس کا حق ہے as per record وہ زمین اُسی کے حوالے کی جائے۔

میر اسد اللہ بلوچ: thank you جناب۔

جناب اسپیکر: مولوی نور اللہ صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

مولوی نور اللہ: شکریہ اسپیکر صاحب! وزیر برائے محکمہ معدنیات و ترقی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروائینگے کہ کیا یہ درست ہے کہ قلعہ سیف اللہ میں سال 26-2025ء کے دوران بی ایم آر ایل (BMRL) کو تقریباً 379.50 کلو میٹر جبکہ ویسٹرن (Western) کمپنی کو تقریباً 350 کلومیٹرز زمین الاٹ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اسکے علاوہ مذکورہ الاٹمنٹ میں لوگوں کو پہلے سے الاٹ شدہ ایریا (ML) اور (PL) کو بھی اس میں شامل کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے مقامی مائن اونرز اور علاقے کے عوام میں سخت تشویش پائی جا رہی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو پہلے

سے الاٹ شدہ ایریا (ML) اور (PL) کو کس ضابطے کے تحت باہر کے لوگوں کو الاٹ کی جارہی ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب! بولیں، بولیں۔

مولوی نور اللہ: PCM کمپنی 80ء کی دہائی میں default ہو گئی، مقامی کان مالکان کی بہت رقم لے جا کر بھاگ گئی۔ مقامی لوگ اُس کے خلاف عدالت سے رجوع کر گئے، کیس چلتا رہا اُس زمانے میں پی سی ایم کے lease میں جن کی کل 70 کے لگ بھگ lease تھی اور اُس میں کانوں کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ کمپنی کی چلی جانے کے بعد لوگوں نے اپنی وسعت کے مطابق مزید کانیں تلاش کر کے ہزار سے بڑھا کر 15,16 ہزار تک پہنچا دی۔ جناب اسپیکر! عدالت نے سیکرٹری mines اور ڈی جی mines کو طلب کر کے عوام اور مقامی مالکان کی شکایت کو زیر عدالت سماعت کرتے ہوئے سیکرٹری اور DG سے رائے طلب کی۔ سیکرٹری اور ڈی جی نے mines and minerals کے حوالے سے اور پی سی ایم کے حوالے سے عدالت کو یہ مشورہ دیا۔ جس کی written میں موجود مشورہ میرے پاس موجود ہے۔ کہ ان کانوں کو مقامی قابضین اور مالکان کو الاٹ کیا جائے عدالت سے یہ درخواست، عدالت عالیہ نے اِس رائے کی بنیاد پر 10-07-2021ء کو آرڈر جاری کیا۔ کہ یہ کان جو PCM کی lease میں ہے اِس کو illegal equipment کے نام الاٹ کیا جائے اس آرڈر کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے میں دکھا سکتا ہوں۔ اور میں اُس کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں جناب والا! آج یہ سننے میں آرہا ہے کہ 380 مربع میل غیر مقامی لوگوں کو بی ایم آر ایل (BMRL) کے نام سے کمپنی کے نام سے یا وہ ویسٹرن (Western) کمپنی کے نام سے اُس کو تقریباً 400 مربع کلومیٹر کے علاقے کو اُس کے نام الاٹ کیے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور جواب میں غلط مندرجات دیکھ کر ہمیں اندھیرے میں رکھنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ مسلم باغ کے chromite کی معدنیات اور کانیں اُس میں پہاڑوں میں کوئی 10 ایکڑ ایک جگہ بھی کان سے خالی اور free نہیں ہے اور یہ 70 لیز یں PCM کے جو جواب میں یہ دیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ ہم نے پی ایل (PL) اور ایم ایل (ML) کے دیگر مالکان پی سی ایم کے علاوہ کسی کو اِس علاقے میں درج نہیں کیا ہے۔ آپ بتائیں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ 20 by 19 کلومیٹر، 20 by 20، 400 کلومیٹر بنتا ہے کلومیٹر اور ہماری معدنیات کا area بھی اتنا ہی ہے۔ یہ تو صرف (BMRL) کے area کا مسئلہ تو نہیں ہے ویسٹرن (Western) کا بھی اِسی طرح ہے جناب اسپیکر! میں عوام کے تحفظات کا یہاں ترجمان بن کر فلور پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ mine and minerals department نے کورٹ کے حکم کو بھی چیلنج کیا ہے اور کورٹ کی ہدایت کی بنیاد پر مسلم باغ کے کان کنوں اور علاقائی مالکان نے جو کمپنی register کی ہے عدالت میں جس کا نام ہے مشترکہ کروم کمپنی

جناب اسپیکر: مشترکہ کروم کمپنی؟

مولوی نوراللہ: جی۔

جناب اسپیکر: مشترکہ کرومائٹ کمپنی۔جی مولوی نوراللہ۔

جناب اسپیکر: اچھا جی مشترکہ کول کمپنی۔

مولوی نوراللہ: نہیں نہیں کرومائٹ کمپنی۔

جناب اسپیکر: مشترکہ کرومائٹ کمیٹی۔

مولوی نوراللہ: ہاں! اُس کو بھی نظر انداز کر کے اور عدالت کے شہ پہ عدالت کے حکم پر بنائی گئی کمپنی سے ہٹ کے کسی اور کمپنی کو لیز دینا اور اتنے وسیع پیمانے پر۔

جناب اسپیکر: یہ مشترکہ کرم کمیٹی کب بنی ہے مولوی صاحب رجسٹرڈ ہے۔

مولوی نوراللہ: جی رجسٹرڈ ہے۔

جناب اسپیکر: یہ کب بنی ہے۔

مولوی نوراللہ: یہ تو اسی وقت سے کیس چلتا رہا عدالت نے حکم دیا اور اس کا یہ آرڈر میرے پاس موجود ہے کہ عدالت نے حکم دیا کہ مسلم باغ کے تمام کان مالکان مشورہ کر کے فیصلہ کر کے ایک کمپنی رجسٹرڈ کریں تو اُس کے نام پر ہم تمام کانوں کو لیز دیں گے مقامی قابضین کے حق میں۔۔۔

جناب اسپیکر: اس پر کورٹ کے آرڈرز ہیں۔

مولوی نوراللہ: جی بالکل ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا چلیں۔

مولوی نوراللہ: اور کورٹ کا یہ فیصلہ بھی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ اگر آپ کے پاس ہے تو ہمیں ایک بھجوادیں یہ کورٹ کا جو آرڈر ہے۔

مولوی نوراللہ: یہ ہے آرڈر مشترکہ کرم کمپنی کا۔ایک منٹ، ایک منٹ! یہ ہے عدالت کا فیصلہ مقامی قابضین کے حق میں جو عدالت عالیہ نے حکم دیا ہے۔دیگر دستاویزات تو بڑی تفصیل کے ساتھ میرے پاس پڑے ہیں۔ہم دکھا سکتے ہیں تو جناب والا! ابھی اس غیر مقامی کمپنی کو نہ لیز دینے کے حوالے سے نئی این او سی کی ضرورت ہے کہ کسی کو اعتراض نہ ہو۔اور ہمیں معلوم نہیں کہ ایک مندوخیل اس کا شراکت دار ہے وہ تو ہے میرے علاقے کا پٹھان۔دیگر لوگ بھی شراکت دار ہوں گے شاید سنتے نہ ہوں، تو ہم کیسے برداشت کریں گے کہ ایک خضدار کا آدمی آجائے مسلم باغ میں کانکنی میں involve

ہو اور شراکت دار ہو مالک بنے، کان ہو میرے کان کے علاقے کے لوگوں کی۔ تو اس میں یہ تعریف کی گئی ہے کہ مقامی لوگوں کا خیال رکھا جائے تا کہ امن وامان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ کیا حکومت صرف لوگوں کے زندہ رہنے کا احساس ہے، بھوک سے مر جائیں تو صحیح ہے۔ جناب اسپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں میں ارباب اقتدار کو اور ریاستی اداروں کو کہ ہم نہ اِتنے مرے ہوئے ہیں نہ اپنے حقوق سے اِتنی آسانی کے ساتھ دستبردار ہونے کے لیے تیار ہیں۔ ہماری زمین ہماری ہے ہماری زمینوں میں اندر چھپے ہوئے قدرتی وسائل ہم اُن کے مالک ہیں اسلام یہ بتا رہا ہے اور آئین پاکستان یہ بتا رہا ہے۔ یہ 25 کے کوائف جو پاس ہوئے ہیں جواب میں اس کا حوالہ دیا گیا ہے یہ بل ہمیں نہ اُسی دن منظور تھا نہ آج منظور ہے۔ اس کے سارے تانے بانے ہمارے مظلوم عوام کو اپنے حقوق سے دستبردار کرنے کی خاطر بنائے گئے ہیں۔ جناب اسپیکر! میں اعلان کرنا چاہتا ہوں اپنے عوام کی طرف سے کہ اگر ہمارے علاقے میں قانونی شکل دے کے ایک ظلم کی ابتدا ہونے والی ہے تو ہم پہاڑوں پر بھی جاسکتے ہیں ہم writ کو بھی چیلنج کریں گے ہم کسی صورت خانوزئی والا ماحول برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ 79 لیز جو PCM کا ہے اس کا ٹوٹل ایریا 35 ہزار ایکڑ ہے اور BMRL کا واحد لیز مشتر کہ کمپنی کا 98 ہزار ایکڑ ہے 380 مربع کلومیٹر۔ تو جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف، ہاؤس کی، حکومت کی اور مائنز اور منرلز ڈیپارٹمنٹ کی اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ عدالتی احکام پر عمل کریں اُسکی پابندی کرے عدالت نے جو دیا ہے یہ تو میرے خیال عدالت کے فیصلے کی بھی توہین ہے اور ہمارے حقوق کی بھی پامالی ہے۔ تو یہ توجہ دلاؤ نوٹس جو میں نے جمع کیا ہے اسی طرف میں آپ لوگوں کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم روڈوں پر نکلیں گے، اگر یہ مسئلہ حل نہیں ہوا ہماری آواز کسی نے نہیں سنی تو ہم پہاڑوں پر چڑھیں گے بھوک سے مرنے سے بہتر یہ کہ ہم شہید ہو کر کے مریں اور یہ وارننگ سمجھ لیجیے۔ مَیں اس دھوکے کے Act کو اسی دن بھی condemn کیا تھا آج بھی condemn کرتا ہوں۔ یہ Act کسی صورت ہمیں قابل برداشت نہیں ہے، ہم تسلیم نہیں کریں گے۔ شکریہ اسپیکر! اور دوسری بات میں نے آپ سے اجازت طلب کی اُسی وقت ہماری خواتین وحضرات، خواتین کا احترام اپنی جگہ اور ہماری روایت میں جو احترام خواتین کا کیا جاتا ہے وہ قابل دید بھی ہے قابل داد بھی ہے۔ لیکن خواتین کو بھی آداب کا خیال رکھتے ہوئے اسپیکر کی موجودگی میں پورے ہاؤس جو مرد ممبر سے بھرے پڑا ہے اور اس طرح خواتین کو کسی مرد کو چیلنج کرنا مناسب نہیں ہے۔ آداب سکھانا، میں مزید اور ہمارے امن وامان کے حوالے سے وائس چانسلر کے اغوا کے حوالے سے جب بات ہو رہی تھی ہاؤس میں نے اسی وقت اجازت چاہی کہ میں بھی اس پر کچھ بول سکوں۔ آپ نے شاید میرے ہاتھ کو نہیں دیکھا، میری خواہش کو محسوس نہیں کیا اس حوالے سے، میں دوبارا اختصار کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ law & order پر ہیں، وہ جو اغوا ہوئے اُن پر۔ جی مولوی نور اللہ۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب وہ ختم ہو گیا۔

مولوی نور اللہ: ختم ہو گیا تو میرے جو ہیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب ایک میں آپکے جو مائنز اینڈ منرلز کے حوالے سے جو کرومائیٹ آپ کا کیس ہے اُس کے متعلق ڈیپارٹمنٹ کا جو جواب آچکا ہے وہ آپ کہتے ہیں سامنے table کر دیا گیا ہے آپ اُس کو پڑھیں۔ اگر آپ اُن کی statement سے مطمئن نہیں ہیں یا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یا اُنہوں نے غلط بیانی کی ہے اور کورٹ کے آرڈر کچھ اور ہیں ڈیپارٹمنٹ کچھ اور کہہ رہا ہے تو پھر آپ اِس سوال کو دوبارہ لے کے آسکتے ہیں پھر ہم اس کو standing committee کے حوالے کریں گے پھر وہ اس کو دیکھ لے گی اگر آپ مطمئن ہیں کہ آرڈر کورٹ کے instruction کے مطابق۔

مولوی نور اللہ: میں مطمئن ہوتا تو پھر یہ چیخ و پکار کس چیز کی۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ جواب آپ نے پڑھا ہے۔

مولوی نور اللہ: ہاں یہ ہے میرے پاس پڑا ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب آپ کچھ کہیں گے اس میں Minister Interior on behalf of Minister

وزیر برائے محکمہ داخلہ: جناب اسپیکر! منسٹر صاحب تو آج خود نہیں ہیں لیکن اُنہوں نے تفصیلی جواب دے دیا ہے جو رکھا ہوا ہے سارے honorable members کے سامنے۔

مولوی نور اللہ: اس کے مندرجات کو میں صحیح نہیں سمجھتا ہوں جو تحفظات میں نے ذکر کیئے ہیں اُن تحفظات کو میں ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ عدالت کے حوالے سے بھی، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بھی، اس میں تو حیلے بہانے تلاش کیے گئے ہیں کہ PCM کے علاوہ ہم نے BMRL کو کوئی اور علاقہ نہیں دیا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا چلیں، چلیں۔ ٹھیک ہے مولوی صاحب یہ آپ نے گورنمنٹ کو warn تو کر دیا آپ نے اُنکا الارم بھی بجا دیا کہ اگر ایسا نا ہوا تو ہم روڈوں پر بھی آئینگے اور وہ بھی کریں گے سارا تقریباً۔ ریکارڈ پر آ گیا ہے دیکھتے ہیں پھر آگے کیا ہوتا ہے تقریباً جی۔

مولوی نور اللہ: ہاں کرومائیٹ کے پہاڑ تو ہیں ہمارے، ہم تو وہیں جائیں گے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

مولوی نور اللہ: کسی اور کو نہیں آنے دیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔مولوی صاحب اللہ بہتر کریگا۔

مولوی نوراللہ: ہاں۔

جناب اسپیکر: رُخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رُخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر شعیب احمد نوشیروانی صاحب، سردار فیصل خان جمالی صاحب، میر یونس عزیز زہری صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب، جناب زرین خان مگسی صاحب، اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے رُخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ نہیں! یہ آپ دیکھ لیں پھر میں ووٹنگ کراؤں گا؟ جو اکثریت ہوگی وہی کچھ ہوگا۔ منظور ہے؟ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر 83 پیش کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہرگاہ کہ گبد بارڈر ہے ایک قانونی بارڈر ہے اس سے کاروباری لوگ ماہانہ 4 سے 5 ارب روپے ٹیکس ادا کرتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ وہ بارڈر جہاں سے ماہانہ اربوں روپے کی آمدن ہوتی ہے لیکن وہاں پانی بجلی سڑک انٹرنیٹ کی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ سے قانونی کاروبار کرنے والے انتہائی اذیت کا شکار ہیں اس کے علاوہ اور نہ تو جان کا تحفظ حاصل ہے اور نہ ہی بنیادی سہولیات میسر ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے گبد بارڈر پر پینے کے صاف پانی، بجلی، انٹرنیٹ، رابطہ سڑکوں کی تعمیر کے لیے فوری طور پر عملی اقدامات اُٹھائے، مزید براں گبدر بارڈر کو مکمل طور پر فعال کیا جائے تا کہ سرحدی تجارت آمدورفت مقامی آبادی کو معاشی اور سماجی فوائد حاصل ہوسکیں۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! میں بھی چند دِن پہلے۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ مولوی صاحب ایک منٹ یہ قرارداد نمبر 83 پیش ہوئی، کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! ابھی چند دن پہلے میں اُن کے جو کاروباری حضرات ہیں اُن کی دعوت پر میں خود وہاں گیا تھا۔ میرے پاس ابھی ماہ اپریل کا ریکارڈ موجود ہے ماہ اپریل 2026ء کو ہمارے گبدر، رمدان

بارڈر ہے 250 گوادر کا اُس نے ساڑھے 5 ارب صرف ماہ اپریل میں ٹیکس ادا کیا ہے۔ ماہ اپریل 2026ء صرف ایک بارڈر ہمارا گوادر کا گبدر، رمدان کا ساڑھے پانچ ارب ایک ماہ میں اور تقریباً ہر مہینے ہمارے بارڈر میں ٹیکس ادا ہوتے ہیں ماہانہ 5,4 اور 6 ارب روپے۔ آپ خود ہم، میں دعوت دیتا ہوں حکومت کو آپ جا کے اُس جگہ کو دیکھ لیں۔ جو علاقہ ماہانہ 5 ارب روپے کاروباری لوگ دیتا ہوں وہاں نہ واش روم ہے نہ سڑک، سڑک نہیں ہے لوگوں نے خود اپنی مدد کے تحت چھوٹی سی سڑک بنائی تاکہ ہماری گاڑیاں جا سکیں، اگر وہاں LPG کی گاڑی کو آگ لگ جائے تو وہاں جان، مال، گاڑیاں، ایسے تباہ ہو جائیں کہ قیامت آجائے۔ وہاں پینے کا پانی نہیں ہے وہاں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں تو وہاں کے لوگ ایک ڈبے میں پورا جیسے حساب میں ہوتا ہے حساب میں ڈبہ پانی دیتے ہیں کہ پورا دن آپ نے پانی استعمال نہیں کرنا ہے۔ وہاں بجلی ہے نہیں یعنی ایران بالکل قریب ہے ایران پورے مکران کو بجلی دے رہا ہے لیکن جو علاقہ کاروباری وہاں لوگ رہتے ہیں وہاں بجلی ہی نہیں ہے۔ نہ پانی، نہ Clinic اور نہ کوئی سڑک ہے اور وہاں ایک NLC گاڑی سے 5 ہزار روپے الگ لیتے ہیں اور باقی جو ہمارا کسٹم ہے جو NLC کا نہیں ہے NLC۔ فی گاڑی سے 5 ہزار اِس کے علاوہ مفت میں لیتے ہیں۔ جناب اسپیکر! تو میں ایک بارڈر صرف ہمارے صوبے کا ماہانہ 5 ارب روپے دیتا ہو اور وہاں بارڈر کے رہنے والوں کو پینے کا پانی نہیں ہے تو ٹیکس کیوں دیتے ہیں؟ ٹیکس کا تصور کیا ہے؟ دُنیا بھر میں جو ٹیکس دینے کا تصور ہے عوام دیتے ہوں یا کاروباری حضرات دیتے ہوں، ٹیکس کا تصور یہ ہے کہ مجھے بنیادی سہولیات حکمران دیں گے۔ ٹیکس کوئی بھتہ نہیں ہے، ٹیکس کوئی غنڈا، ڈاکو نہیں لیتے کوئی ڈاکو لے اُس کی مرضی ہے تم جیو، مرو، کھاؤ، پیو، یہ ڈاکو کرتے ہیں۔ باقی جو فلاحی ریاستیں ہوتی ہیں وہ ٹیکس لیتی ہیں کسی قوم سے ٹیکس لیتی ہیں یا کاروباری حضرات سے ٹیکس لیتی ہیں تو اُن کو بنیادی سہولیات دیتے ہیں اُن کو صاف پانی دیتے ہیں۔ اُن کو 24 گھنٹے بجلی دیتے ہیں، اُن کو علاج کی سہولیات دیتے ہیں، اُنکو تعلیم دیتے ہیں، اُنکو سڑکیں دیتے ہیں، ہم حیران ہیں ایک طرف تو کہتے ہیں کہ اسمگلنگ ہے فلاں یہ ہے کہ illegal ہو رہا ہے جو کاروباری لوگ ہیں جو بزنس کرتے ہیں، جو پاک ایران بزنس کرتے ہیں اور آپ کو قانونی ٹیکس دے رہے ہیں ماہانہ 5 ارب ٹیکس کم ہے ایک مہینے میں۔ میرے پاس آپ کا کسٹم paid موجود ہے ابھی ماہ اپریل 2026ء میں ساڑھے 5 ارب دیئے کسٹم کو کسٹم کا ریکارڈ ہے کہ گبدر رمدان بارڈر میں۔ آپ پھر دوسرا ستم گری ظلم دیکھیں وہاں 2023ء میں گبد بارڈر مارکیٹ کا افتتاح ہوا 2023ء میں دُکانیں بنی ہیں اربوں روپے حکومت بتائے کہ آپ ظہور صاحب جواب دیں آج ظہور صاحب جواب دے رہے ہیں تو وہاں گبد مارکیٹ 2023ء میں بنی ہے۔ اُس طرف رمدان میں اُن کا ایران بارڈر کی طرف بھی ایرانی بارڈر مارکیٹ تیار ہے وہاں plant بھی وہاں filtration plant بھی موجود تھا آپ جا کے دیکھ لیں آپ حیران ہوں گے کہ ہمارے وسائل کے ساتھ کتنا ظلم کرتے ہیں۔ ایک

دکان بھی وہاں کھلی ہوئی نہیں ہے۔ وہاں فلٹریشن پلانٹ 30، 35 لاکھ کا فلٹریشن پلانٹ ہے وہ ناکارہ ہے یہ قوم کے وسائل نہیں ہیں؟ یہ ظلم نہیں ہے؟ زیادتی نہیں ہے؟ اربوں روپے آپ مارکیٹ پر لگاتے ہیں پھر اُس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ فلٹریشن پلانٹ لگا کر چھوڑ دیتے ہیں، آپ ماہانہ اربوں روپے ٹیکس لیتے ہیں عوام کو چھوڑ دیتے ہیں یہ کوئی ظلم نہیں ہے؟ اِس لیے میں خود گیا تھا وہاں جو کاروباری لوگوں کی دعوت پر میں نے وہاں کے لوگوں کی حالت دیکھی سڑک کی حالت دیکھی ہمیں اندازہ ہوا کہ ہمارا بلوچستان کتنے لاوارث ہے ہم باتیں تو کرتے ہیں، باتیں کر رہے ہیں صادق صاحب بات سب کر رہے ہیں ہمارے والی وارث کیوں نہیں اپنی سرزمین کے۔ہم وسائل دیتے ہیں ہم غریب نہیں ہیں ہمارے کاروباری لوگ کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ illegal کام کر رہے ہیں وہ ٹیکس دے رہے ہیں ملک پاکستان کو ٹیکس دے رہے ہیں۔ یہ 5 ارب روپے کہاں جا رہے ہیں؟ ماہانہ؟ مجھ پر کیوں خرچ نہیں ہوتے، مجھ پر، مجھے میرا جواور ماڑہ سے جیونی تک یہ تقریباً یہ 400 سو، ساڑھے 4 سو کلومیٹر طویل ایک صوبائی حلقہ ہے۔ صحیح ہے حلقہ ہے، وہاں مجھے تو آپ 60 کروڑ سالانہ دیتے ہیں تو یہ 60 کروڑ میں ٹیکس کتنا ہوتا ہے ایک کلومیٹر روڈ کتنے کا ہے؟

جناب اسپیکر: مولوی صاحب دیکھیں یہ بارڈر پر جو tax collection ہوتی ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کا subject ہے one، پھر فیڈرل گورنمنٹ جب یہ پیسے collect کرتی ہے ہمیں NFC Award کے through صوبے کو پھر amount ملتی ہے۔ پھر NFC Award سے جو ہمیں amount آتی ہے وہ ظاہری بات ہے ہماری PSDP بنتی ہے پھر اُس میں آپ ایم پی ایز کا شیئر ہوتا ہے تو یہ تو concerned MPA کا کام ہے تقریباً کے وہاں لوگوں کو یہ سہولیات فراہم کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں concerned۔ یہ بہت اچھا آپ نے ماشاءاللہ کیونکہ آپ کو مجھ سے محبت ہے آپ یہ سوال کر رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ 6 ارب روپے آپ کن کاروباری حضرات سے لے رہے ہیں؟ آپ 6 ارب روپے کس کاروباری حضرات سے لے رہے ہیں آپ بطور ایم پی اے وہ 6 ارب روپے مجھے دے دیں۔

جناب اسپیکر: sir یہ دونوں بارڈر پر چمن بارڈر پر بھی ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں وہاں اُن کا چمن بارڈر پر بھی حق ہے کیوں چمن۔

جناب اسپیکر: وہاں بھی tax collection اِتنی ہو رہی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں اِس طرح نہیں ہے دیکھیں وہاں آپ کاروباری لوگوں کو سہولیات تو دیں۔ وہ ٹیکس کیوں لے رہے ہیں وفاقی حکومت کیوں لے رہی ہے؟ کیا غنڈہ ٹیکس ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بات آپ کی ٹھیک ہے۔ tax collection

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں میرا سوال ہے کہ کاروباری لوگوں سے آپ ٹیکس کیوں لے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سہولتیں دے دیں۔کیا وفاقی حکومت کوئی غنڈہ ہے، کوئی موبائل چور ہے کہ اِس کو کسی چیز کا آتہ پتہ نہ ہو کہ نہیں مجھے پیسہ لینا ہے۔بھئی! آپ حکومت ہے، آپ ٹیکس لیتے ہیں کہ میں آپ کو بنیادی سہولیات دوں گا آپ اُٹھا کر کے لے جاتے ہیں دوسرا آپ نے کہا کہ ایم پی اے ذمہ دار ہے۔بالکل میں ذمہ دار ہوں مجھے صوبائی حکومت نے پچھلی دفعہ بھی 60 کروڑ دیئے تھے تو 60 کروڑ میں سے آپ ٹیکس واپس کتنے لے جاتے ہیں؟ یہ جو مجھے اُس دن آپ کی بات پر جو ظہور بلیدی صاحب نے فرمایا کہ ماشاء اللہ مولانا نیا آدمی ہے سیکھنے کی ضرورت ہے یہ acceptance کیا ہے میں تو جانتا بھی نہیں ہوں کہ یہ acceptance کیا ہوتا ہے مجھے کوئی سمجھا دیں تا کہ کلاس لے لوں تا کہ میں سمجھ جاؤں۔یہ کمیشن کیا ہوتا ہے؟

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا مولوی صاحب ویسے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا نہیں ٹھیک نہیں ہے، مجھے تو بات کرنے دیں۔باقی تو سب بات کرتے ہیں مَیں جب بھی بات کرتا ہوں آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے میری بات تو مکمل کرنے دیں، لوگوں توجہ دلاؤ میں تاخیر کرتے ہیں ہم نہیں کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں آپ ایک لفظ چار مرتبہ ابھی repeat کیا ہے۔ساڑھے سات ارب روپے، ساڑھے سات ارب روپے، ساڑھے سات ارب روپے، ساڑھے سات ارب روپے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں مجھے حق ہے دیکھیں میں بطور تقریر میں چار نہیں چھ دفعہ بھی کہہ دوں تو مجھے حق ہے۔

جناب اسپیکر: بولیں، بولیں، بولیں مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے بات کرنے دیں۔تو آپ نماز میں الحمدللہ ہر رکعت میں پڑھتے ہو۔

جناب اسپیکر: میں ویسے ہی کہہ رہا تھا کہ آپ کے چیف منسٹر کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں تو آپ اُس سے اِس مد میں تقریباً کوئی ایک رقم۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ اسپیکر سے میرے چیف منسٹر سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔آپ ہمیں نہیں لڑائیں ،تو اِس لیے کہ ہم آپ سے بھی انشاء اللہ اچھے تعلقات کے خواہاں ہیں۔ہم بھی مائل بہ کرم ہے، آپ بڑے بن جائیں ہمارے والد صاحب کی طرح ویسے تو چھوٹے بھی نہیں ہیں، ہم آپ کے بیٹے کی طرح ہوں، اِس لیے آپ بڑے بن جائیں ویسے لگتے تو جوان ہے لیکن ہم سے بڑے ہیں۔

جناب اسپیکر: کل سے میں آپ کو بیٹا پکار سکتا ہوں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی بالکل۔

جناب اسپیکر: یعنی میں والد صاحب کی جگہ پر آپ بیٹے کی جگہ پر۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بالکل آپ کی date of birth کیا ہے۔

جناب اسپیکر: میں مان گیا ہوں اِس کو کہ میں آپ کے والد صاحب کی جگہ پر ہوں میں نے کہا کل سے میں آپ کو ہدایت الرحمٰن بیٹا پکار سکتا ہوں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں بیٹا کم ہے آپ کو اپنے دادا جان کے ساتھ۔

جناب اسپیکر: آپ مجھے والد صاحب پکاریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ مجھے بیٹا کہیں آپ کو دادا جان کہتا ہوں۔ اچھا سُنیں۔ سُنیں سُنیں۔ میری آخری بات یہ ہے، میری آخری بات یہ ہے۔

جناب اسپیکر: جی short کریں، short کریں please

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: short، short ہے۔ آخری میری بات یہ ہے کہ میری صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ جب ہمارے کاروباری لوگ ہیں ٹیکس دیتے ہیں legal کام کرتے ہیں، ظہور صاحب ہمارے علاقے سے ہیں، ڈاکٹر صاحب ایسے ہمارے علاقے سے ہیں سب جانتے ہیں، اسد صاحب ہیں، حاجی صاحب بھی بارڈر کے رہنے والے ہیں یہ سب بارڈر کے لوگ ہیں، ماہانہ پانچ ارب روپے، میری گزارش ہے کہ کم از کم وہاں کے لوگوں کو کاروباری لوگوں کو سہولیات دیں۔ اچھا روڈ دے دیں، اِس دفعہ کوئی روڈ دے دیں، وہاں پانی کا کوئی بندوبست کر دیں، بجلی کا بندوبست کر دیں، وہاں علاج کی کوئی سہولت۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا مولانا صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کوئی بیمار ہو جائے، کوئی آگ لگ جائیں کوئی فائر بریگیڈ کا انتظام کریں، کوئی آگ لگ جائے، کوئی حادثہ نہیں ہو جائے میری صوبائی حکومت سے گزارش ہے وہ خرچ کریں۔

جناب اسپیکر: thank you جی زرک خان صاحب۔ sir، ایک منٹ بولیں sir جی بولیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: اسپیکر صاحب! مجھے دیکھیں ایک چیز پر اعتراض ہے ڈاکٹر صاحب کو چاہئے تھا کہ ڈاکٹر صاحب نہیں یہ مولانا صاحب کو چاہئے تھا کہ اِس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں اور CM صاحب کا شکریہ ادا کریں کیونکہ آپ کو پتہ ہے فارمولا ایسا تھا کہ اپوزیشن کو 25 کروڑ روپے ملنے چاہئیں اور یہ خود کہہ رہے ہیں کہ میں اپوزیشن میں

ہوں اِن کو 60 کروڑ روپے ملے ہیں تو 60 روپے اِن کو چاہیئے کہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں کہ اپوزیشن سے بھی ہم نے اِن کو زیادہ دیئے ہیں۔

جناب اسپیکر: اور وہاں لوگوں کے مسائل حل کریں۔

جناب زرک خان مندوخیل: لوگوں کے مسائل حل کریں۔ thank you

جناب اسپیکر: وہ done ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر صاحب بولیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر! میں تھوڑا سا ایک چیز کو explain کروں۔ میں NFC کا ممبر رہا ہوں، میرے خیال میں سیکرٹری صاحب اُس کو چیک کریں کچھ جو levy ہے وہ divisible pool کے حصے نہیں ہیں۔ کسٹم اور پیٹرولیم جو levy ہے وہ شاہد divisible pool میں نہیں آتے ہیں Number one۔ دوسری میں اِس فلور پر ایک چیز کو وہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بارے میں جو impression ہے کہ ہمارے پاس tax collection کا کوئی mechanism نہیں ہے جس سے مولانا صاحب نے کہا۔ میں بھی گیا ہوں وہاں پر گبد اُس میں، پنجگور کا اگر آپ data نکال لیں، تفتان کا اگر آپ data نکال دیں، چمن کا اگر آپ data نکال دیں، تو میں سمجھتا ہوں ہم لوگ اربوں روپے اِن کو ٹیکس دے رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے جو ہماری tax collection ہے جس طرح ہماری جو مچھلی ہے، fish ہے وہ کراچی کے کھاتے میں جاتی ہے۔ اسی طرح جب ہمارا HUBCO ہے جتنی ہماری فیکٹریز لگی ہوئی ہیں حب میں اور نصیر آباد میں اِن تمام کا account جو ہے ناں وہ کراچی میں ہے۔ کیونکہ کراچی میں پھر وہ account ہوتے ہیں اگر یہ account یہاں پر ہو جائیں وہ پھر ہمارے اُس میں آ جاتے ہیں۔ میں صرف ایک impression ختم کرنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ یہ جو ہم کہتے ہیں ناں کہ بلوچستان میں تو کچھ بھی نہیں ہے بلوچستان تو parasite ہے، no! ہمارے تمام اگر یہی اِنہی ڈسٹرکٹس کے جہاں پر بارڈر ہے اِن کا ایک 5% آپ اُن ڈسٹرکٹس پر خرچ کریں ناں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کے ڈسٹرکٹس کی کیا شکل ہو گی۔ اِس وقت تفتان کا بھی یہی حال تھا جب میں CM تھا وہاں پر بابِ اسلام جو ہے ناں یہ میں نے اُس وقت بنایا وہاں پر بھی واش روم نہیں تھا۔ یہاں گبد میں بھی واش روم تک نہیں ہے میر صاحب! یہ جو کسٹم levy ہے آپ اِس کو چیک کریں بلکہ میں منسٹر صاحب سے ظہور صاحب وہ کر لیتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اِن کو دیکھیں overall جو یہ impression ہے کہ جی ہم لوگ parasite ہیں، ہم لوگ parasite نہیں ہیں، ہم بلکہ contributor ہے شکریہ جی۔

جناب اسپیکر: thank you۔ ظہور صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): شکریہ جناب اسپیکر! جو مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی وہ

انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ بنیادی طور پر جو ہے فیڈرل گورنمنٹ نے کچھ bordering districts میں جو ہے Border Joint Markets بنائی ہیں۔ جس میں گبد بھی ہے اور پشن (pishin) بھی ہے، چیدگی بھی ہے، تقریباً کوئی 13 Border Markets پاک افغان اور پاک ایران بارڈر پر جو ہے وہ بنی تھیں کچھ اِس میں بند چکی ہیں۔ خاص کر گبد اور پشن میں بنی ہیں اور پچھلی گورنمنٹ میں جناب شہباز شریف صاحب وزیراعظم پاکستان نے ہم اُسی گورنمنٹ میں تھے، وہ محترم بلاول بھٹو زرداری صاحب جو ہماری پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ہیں اُن کے ساتھ آ کے پشن میں پاک ایران بارڈر مارکیٹ کا افتتاح کیا۔ اِس کے بعد بدقسمتی سے وہ چل نہیں پائیں تو اِن کی اسلام آباد اور تہران لیول پر جو ہے meetings ہوئیں تو اُس میں اُنہوں نے باہمی طور پر اتفاق کیا کہ ہم وہاں تمام سہولیات فراہم کریں گے اور تقریباً کوئی 8,9 مہینے پہلے شاید ایک سال پہلے۔ تو میں اور ہمارے کچھ جو مکران کے ایم پی ایز ہیں ہم لوگ گئے تھے پشن، وہاں پر سیستان بلوچستان کا جو ڈپٹی گورنر ہے وہ آئے ہوئے تھے، تو وہاں ہم نے یہ اتفاق کیا کہ وہاں جو basic amenities ہیں خاص کر دونوں sides پر وہاں لوکل traders کو دیئے گئے۔ تو یہی فارمولا جو ہے گبد پر بھی لاگو ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے ایران پھر trouble میں آ گیا اور وہ جو mutual understanding تھی دونوں ممالک کے درمیان وہ honor نہیں ہو سکی۔ البتہ چونکہ یہ ایک بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اور ہمارے لوگوں کا روزگار بھی ہے ہماری ملکی معیشت بھی اِس سے چلتی ہے تو ہم definitely جو ابھی coming budget up آ رہا ہے تو CM صاحب سے گزارش کر لیں گے کہ اِس مسئلے کو دیکھ لیں۔ حتیٰ الوسع کوشش کرتے ہیں کہ کوئی حل نکالیں اِس کا اور مولانا صاحب بھی اُن سے بات کر لیں ڈاکٹر صاحب بھی کر لیں۔ بارڈر جو ہے ہمارے یا بارڈر مارکیٹس ہمارے لوگوں کا جو روزگار ہے اُس کو ہم اس طرح ترجیح دیں گے۔

جناب اسپیکر: thank you۔ تو آپ اِس کا کیا کہہ رہے تھے اِس کو facilities آپ provide کریں اُس کو یہ ساری چیزیں۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: جی ہاں کوشش کریں گے کہ CM صاحب سے جو ہو سکتا ہے جو ہمارے purview میں ہے۔ لیکن وہاں پر National Logestics Cell کا بھی شاید کوئی کردار ہے مجھے نہیں پتہ کہ وہاں پر اِس کا کیا management کا کردار ہے یا کوئی اور طریقہ کار ہے۔ تو دیکھتے ہیں کہ اُس میں جو گورنمنٹ آف بلوچستان کے domain میں آتا ہے تو میں۔

جناب اسپیکر: جو گورنمنٹ آف بلوچستان کے domain میں آتے ہیں اُس کے لیے آپ کر کر سکتے ہیں۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: میں سفارش کر دوں گا کہ وہاں ایسے projects رکھ لیں جو وہاں پر

traders کوفائدہ ملے۔

جناب اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 83 منظور کی جائے؟ آیا قرارداد نمبر 83 منظور کی جائے۔جو No کہہ رہے ہیں وہ کھڑے ہوجائیں جو ان کے حق میں نہیں ہیں کھڑے ہوجائیں اپنی سیٹوں پر۔ہاں جو کہتے ہیں کہ یہ قرارداد منظور نہیں ہونی چاہئے وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہوجائیں، جو کہتے ہیں کہ قرارداد منظور ہونی چاہئے وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہوجائیں ،قرارداد نمبر 83 منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اراکین وومن پارلیمانی کاکس میں سے کوئی ایک محرکہ اپنی مشترکہ قرارداد نمبر **84** پیش کریں۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): thank youاسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی میڈم۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: ہرگاہ کہ خواتین کی فنی تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم صوبہ بلوچستان کی پائیدار ترقی ،غربت کے خاتمے، روزگار کے فروغ اور خواتین کی معاشی خودمختاری کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ چونکہ بلوچستان کے بیشتر اضلاع خصوصاً دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں خواتین کے لئے معیاری ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل تعلیمی اداروں کی سہولیات ناپید ہیں۔جس کے باعث خواتین اپنی صلاحیتوں کے مطابق ہنر اور مہارت حاصل کرنے کے مواقع نہ ہونے کے باعث معاشی سرگرمیوں میں بھرپور کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں۔حالانکہ مناسب تربیت کی فراہمی سے وہ مقامی صنعت ودستکاری، آئی ٹی صحت، تعلیم اور گھریلو صنعتوں میں موثر کردار ادا کرسکتی ہیں۔لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان کے ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر خواتین کیلئے علیحدہ ویمن ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے قیام کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنائے۔تاکہ صوبہ کی خواتین کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ فنی تعلیم ، ہنرمندی، آئی ٹی، دستکاری صنعتی مہارتوں اور کاروباری تربیت کے مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 84 پیش ہوئی ،کیا محرکین اپنی مشترکہ قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟ جی شاہدہ رؤف صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ رؤف: thank youاسپیکر صاحب۔جو ہم آج وومن کاکس کے پلیٹ فارم سے یہ ایک قرارداد لے کے آئے ہیں۔اُس پر میں ہاؤس کو اعتماد میں لینا چاہوں گی سر! ہم سب کے knowledge میں ہے کہ بلوچستان جیسا صوبہ جو ہے جو کہ بہت پسماندہ صوبہ ہے، دور دراز علاقے ہیں جس میں ،جس میں ہم اپنے لوگوں کو وہ facilities نہیں provide کر پا رہے ہیں جن کی وجہ سے لوگ effectہو رہے ہیں۔ یہ ہم نے اس میں

ڈیمانڈ یہ کی ہے کہ ہماری وہ خواتین جو ہنر رکھتی ہیں، ہنر مند ہیں، چاہے وہ دستکاری ہو، چاہے وہ باقی معاملات ہیں جس طرح کھیتوں میں بھی ہماری عورتیں کام کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے ہنر ہیں جو اِن کے پاس ہیں تو ایسا ہم کیوں کوئی step initiative نہیں لے سکتے ہیں کوئی step نہیں اٹھا سکتے ہیں کہ جتنے بھی بلوچستان کے دور دراز علاقے ہیں ان میں ووکیشنل ٹریننگ سینٹرز جو ہیں وہ قائم کیے جائیں۔ تا کہ بچیوں کو اور خواتین کو اپنے گھر کے پاس وہ ادارے مہیا کر دیں ہم جن میں ہم ان کے اندر ہنر جو ہے وہ establish کر لیں اور وہ معاشی طور پہ بھی خود کفیل ہو جائیں گی۔ اَب خواتین کے ساتھ کیا مسئلہ ہے سر! کہ وہ کام کر رہی ہیں لیکن ان کے پاس پلیٹ فارمز نہیں ہیں۔ اُن کے پاس مارکیٹ نہیں ہے، ان کے پاس مواقع نہیں ہیں۔ تو جب ہم اُن کو ان کے گھروں کے نزدیک اس قسم کی institutions قائم کر کے دیں گے تو جو مہارت رکھنے والی خواتین ہیں ہم ان کو adjust کر سکتے ہیں as a teacher اس کے اندر جا کے وہ اگلی نسل کو سکھائیں۔ اور جو ہماری بچیاں ہیں اُن کو ہم ہنر مند بنا سکتے ہیں اور یہ آپ کے بلوچستان کے لیے جو آپ کی معیشت کو strong کرنے کے لیے بہت ہی اچھا اقدام ہوگا۔ اُس میں یہ ہوگا سر کہ عورتوں کی جو محنت ہے اس کو ہم معیشت کا حصہ بنا سکتے ہیں اگر ہم کوئی proper اس طرح کا step اٹھائیں۔ تو اِس ہاؤس کے through میری فیڈرل گورنمنٹ سے یہ request ہوگی سر! کہ وہ صرف بلوچستان کے وسائل کے اوپر نظر نہ رکھیں، بلکہ ہمارے جو مسائل ہیں ان کو بھی اتنی ہی، اُتنے ہی طریقے سے دیکھیں اور ان کے حل کے لیے ہمارے ساتھ cooperation جو ہے وہ کریں۔ سر! اس میں اگر ہم سارے مل کے اس چیز کو آج یہاں سے منظور کرا لیتے ہیں تو آنے والی جو ہماری PSDP ہے اُس کے ہم اندر ہم ایک collective وومن کے لیے ایک اسکیم لا سکتے ہیں، ان کی کہ ہمارے ووکیشنل ٹریننگ سینٹرز جو ہیں وہ دور دراز کے جو بلوچستان کے علاقے ہیں اس میں قائم کیا جائے thank you۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you۔ رائے لے لیتے ہیں اِس کے اوپر۔ آیا مشترکہ قرارداد نمبر 84 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 84 منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: میر رحمت صالح بلوچ صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 85 پیش کریں۔

(اذانِ مغرب)

جناب اسپیکر: لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ رحمت صالح بلوچ کی قرارداد نمبر 85 defer کی جاتی ہے۔

قاعدہ 24 کے تحت سرکاری مسودات قانون کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب اسپیکر: بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ، بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2026ء) کو پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2026ء) کو پیش کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: بڑا important چیز ہے آپ اس کو بھیج دیں تاکہ اس کے detail کو ہم لوگ study کریں پھر اس کو لائیں۔ دیکھیں یہ exempt نہیں کروائیں سر!۔

جناب اسپیکر: دیکھیں انہوں نے تحریک پیش کی ہے۔ یہ تقاضوں سے exempt کرنے کیلئے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو۔ لیکن اگر۔۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! آپ کی ایک بہت اچھی عادت ہے کہ آپ جو بھی یہاں قانون سازی ہوتی ہے، آپ کمیٹی میں بھیجتے ہیں۔ کمیٹی بھی۔ آپ یقین جاننے جناب اسپیکر صاحب! ہمارے ایک ایکٹ یہاں پر کچھ ترامیم تھی، یہ قیدیوں کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں اسمیں مَیں تھوڑا سا بتا دیتا ہوں اس میں۔ اس میں کوئی ایسی چیز کمیٹی کی نہیں ہے۔ اس کے اندر صرف ایک اُنہوں نے یہ ڈیمانڈ کی ہے جو کہ لیویز فورس کے جو پچاس سال سے اُوپر جو لوگ ہیں اُن کو ایک

option دے رہے ہیں۔آیا اگر آپ پولیس میں ضم ہونا چاہتے ہیں یا پھر آپ گولڈن ہینڈ شیک کے زریعے ریٹائرڈ ہونا چاہتے ہیں۔بس یہ چیزیں ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! کمیٹی بھجوادیں۔ایک دو دن لگ جائیں گے کوئی ایشو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ووٹنگ کرا لیں۔

جناب اصغر علی ترین: نہیں ووٹنگ کیوں۔ووٹنگ نہ کریں بھجوادیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں وہ تو دیکھیں ناں۔سر! میری گزارش سنیں۔۔مداخلت۔۔ مَیں اس طرح۔سر! میرے پاس اور کوئی option نہیں ہے۔ہم ووٹنگ کی طرف جاسکتے ہیں۔اگر اس میں۔

وزیر محکمہ داخلہ: ووٹنگ کی طرف جائیں۔

جناب اسپیکر: نہیں کیسے ہوسکتا ہے، یہ تو اُنہوں نے پیش کی ہے۔مَیں کیسے اس کے اوپر۔میرے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ مَیں اسکو اپنے طور پر بھجوادوں۔مداخلت۔۔

جناب اسپیکر: سر! تحریک پیش ہوئی ہے۔تحریک پیش ہوئی ہے،،سر! آنریبل ممبرز، آنریبل ممبرز۔۔مداخلت

(اِس موقع پر بہت سے معزز اراکین بیک وقت بولتے رہے)

جناب اسپیکر: نہیں وہ کہہ رہے ہیں۔ہم نے تحریک پیش کردی ہے لہذا ہم اس کے اُوپر۔سر بات یہ ہے ناں، زاہد علی ریکی صاحب جب تحریک پیش ہوگئی ہے اَب میں اس کے اوپر decision نہیں دے سکتا ہوں، ہاؤس ہی یہ فیصلہ کرے گی کہ اس کو کمیٹی کے پاس جانا چاہیئے یا پھر اس کو exempt قرار دیا جائے۔میرا decision اب اس کے اُوپر نہیں آسکتا۔مداخلت۔۔ہاں! ہاں! آپ اِن سے آپ بات کریں۔جو حضرات کہتے ہیں کہ اِس کو کمیٹی کے پاس جانا چاہیئے اور جو حضرات کہتے ہیں۔جو حضرات exemption کے حق میں وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہوجائیں۔جو کہتے ہیں اس کو exempt قرار دیا جائے۔گنتی کریں سیکرٹری صاحب گنتی کریں۔مداخلت۔پورے ہیں۔تحریک منظور ہوئی لہذا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ۔مداخلت۔۔ہاں گنتی کریں کورم۔مداخلت۔۔سر! آپ نے نشاندہی کردی ہے اَب یہ میری ذمہ داری ہے اگر آپ اندر ہیں تو آپ count کریں گے۔گھنٹیاں بجائی جائیں۔کورم پورا کرنے کے لئے دوبارہ گنتی کریں۔مداخلت۔یہ کدھر ہیں اپنا ڈور کیپر کدھر ہیں یہ دروازہ بند کریں۔دروازہ بند کریں۔اب گنتی کریں۔ایک دو تین چار، ایک دو تین (مداخلت شور شور) گھنٹیاں بجائیں گئیں۔پورے ہیں میرا خیال میں۔(مداخلت) کورم پورا کرنے کے لئے گھنٹیاں بج رہی ہیں۔(مداخلت شور) زاہد علی ریکی کو بھی count کریں وہ دروازے پر کھڑے ہیں اور ڈاکٹر نواز کھڑا ہے اُن کو بھی count کیا جائے۔سر آپ دس منٹ کا ٹائم ہے آپ کے پاس

کورم پورا کریں۔ پندرہ منٹ کا نماز کا وقفہ کیا جاتا ہےاور کورم پورا کریں آپ لوگ۔

(اجلاس کی کارروائی بعداز وقفہ نماز مغرب، کارروائی 8 بج کر 05 منٹ پر دوبارہ شروع ہوئی)

جناب اسپیکر: جی سیکرٹری صاحب quoram check کریں۔ quoram پورا ہے یا نہیں۔ پورا ہے! مَیں اِس بل پر دوبارہ آتا ہوں جو لیویز سے متعلق بل ہے۔ تحریک پیش ہوئی، آیا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی، لہذا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کو پیش کرنی کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات): مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کو فی الفور زیرغور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہذا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کوفلفور زیرغور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات: مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کومنظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کو منظور کیا جائے؟ منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہذا بلوچستان لیویز فورس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2026 کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔میں وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 ء کا پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی ۔لہذا بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔لہذا بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ داخلہ چستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ وجیل خانہ جات: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔ آیا بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ

2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان جیلوں اور قیدیوں کی اصلاحی سروس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2026 کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس کی رپورٹ بر بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کا پیش کیا جانا۔ چیئر مین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس کی رپورٹ بر بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 پیش کریں۔

میر علی مدد جتک (صوبائی وزیر): میں علی مدد جتک چیئر مین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس کی رپورٹ بر بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس کی رپورٹ بر بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 پیش ہوئی۔ وزیر برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات): میں وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، وزیر برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا چستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: میں وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، وزیر برائے محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ اینٹی نارکوٹیکس کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ

2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔لہذا چستان کنٹرول منشیات نشہ آور اشیاء کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2026 کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: اَب مَیں گورنر بلوچستان کا حکم نامہ پڑھ کر سُناتا ہوں۔

Order

In exercise of the powers conferred on me by Article109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I, Jaffar Khan Mandokhail, Governor Balochistan hereby order that on conclusion of the business, the on-going session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stnad prorogued on Thursday the 14th May 2026.

جناب اسپیکر: اَب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 8 بج کر 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆